اکتوبر
2024ء

اَللّٰهُمَّ انْصُرِ
الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ
فِيْ كُلِّ مَكَان

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ (القرآن:54)

ماهنامه

# حکمت بالغہ

جھنگ

جدید تعلیم یافتہ حضرات میں علوم قرآنی کے فروغ کا نقیب

قرآن اکیڈمی جھنگ

جلد : 18
شمارہ : 10
ربیع الثانی : 1446ھ
اکتوبر : 2024ء

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ (القران)

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے، سمجھے (پ۲۷ سورۃ القمر)

ISSN : 2305-6231

ماھنامہ

# حکمت بالغہ

جھنگ

بانی مدیر : انجینئر مختار فاروقیؒ

مدیر مسئول : انجینئر عبد اللہ اسماعیل

مشاورت
ڈاکٹر طالب حسین سیال
حاجی محمد منظور انور
پروفیسر خلیل الرحمٰن
عبد اللہ ابراہیم

مدیر معاون و نگران طباعت : مفتی عطاء الرحمٰن
انتظامی امور : ملک نذر حسین

قانونی مشاورت
محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ
چودھری خالد اثیر ایڈووکیٹ

سالانہ زر تعاون: اندرونِ ملک 800 روپے
معمول کا شمارہ: 80 روپے

اہلِ ثروت حضرات سے خصوصی زرِ تعاون پچیس ہزار روپے یکمشت

ترسیل زر بنام : انجمن خدام القرآن رجسٹرڈ جھنگ

قرآن اکیڈمی جھنگ
لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ جھنگ صدر
پاکستان پوسٹ کوڈ 35200
047-7630861-0336-6778561

Web site:
www.hamditabligh.net

Email:
hikmatbaalgha1@yahoo.com

انجینئر مختار فاروقی
طابع: محمد فیاض، مطبع: سلطان باہو پریس فوارہ چوک جھنگ صدر

اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَ هَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا(ترمذی)

حکمت کی بات بندۂ مومن کی گم شدہ میراث ہوتی ہے جہاں کہیں بھی وہ اس کو پائے وہی اس کا حقدار ہے

# مشمولات


| | | | |
|---|---|---|---|
| قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات | 1 | | 3 |
| بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات | 2 | | 6 |
| حرفِ آرزو: دنیا آپ ﷺ کی رحمت کی منتظر ہے | 3 | انجینئر عبداللہ اسماعیل | 8 |
| قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح | 4 | انجینئر مختار فاروقیؒ | 11 |
| سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (22) | 5 | انجینئر فیضان حسن | 22 |
| انجمن اقوامِ متحدہ، اسلامی ممالک کی تنظیم اور غزہ کے محصور و مظلوم فلسطینی عوام | 6 | محمد منظور انور | 45 |
| انجمن خدام القرآن رجسٹرڈ جھنگ سالانہ رپورٹ 23-2024 | 7 | | 52 |
| یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ ﷺ است | 8 | عبداللہ ابراہیم | 57 |


ماہنامہ حکمت بالغہ میں قلمی تعاون کرنے والے حضرات کے مضامین معلومات کے تبادلے اور وسیع تر انداز میں خیر کے حصول اور شر سے اجتناب کے لیے چھاپے جاتے ہیں اور ادارے کا مضمون نگار حضرات سے تمام جزئیات میں اتفاق ضروری نہیں۔

یہ رسالہ ہرماہ کی پہلی تاریخ کو حوالہ ڈاک کر دیا جاتا ہے۔ نہ ملنے کی صورت میں 10 تاریخ تک دفتر رابطہ فرمائیں 10 تاریخ کے بعد رسالہ ارسال نہیں کیا جائے گا

اردو ترجمہ : فتح محمد خان جالندھری

انگریزی ترجمہ : ڈاکٹر عبدالسمیع حفظہ اللہ

# قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات

| (02) | اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ | آیات |
|---|---|---|
| سورۃ البقرۃ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | 282 |

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

اے ایمان والو!

O the believers!

اِذَا تَدَايَنۡتُمۡ بِدَيۡنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكۡتُبُوۡهُ

جب تم آپس میں کسی معیادِ معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو

When you deal with each other, in a contract
of debt for a fixed period, Do put it into black and white.

وَلۡيَكۡتُبْ بَّيۡنَكُمۡ كَاتِبٌۢ بِالۡعَدۡلِ

اور لکھنے والا تم میں (کسی کا نقصان نہ کرے بلکہ) انصاف سے لکھے

And let a scribe write it down with justice between you

وَلَا يَاۡبَ كَاتِبٌ اَنۡ يَّكۡتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلۡيَكۡتُبۡ

نیز لکھنے والا جیسا اللہ نے اسے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے

And the scribe should not refuse to write
as he has been taught by Allah, So he must write.

وَلۡيُمۡلِلِ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ

اور جو شخص قرض لے وہی (دستاویز کا) مضمون بول کر لکھوائے

Let one who incurs the liability (debtor)
dictate (the terms and conditions);

وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

اور اللہ سے کہ اس کا مالک ہے خوف کرے

And he must fear Allah, his Lord;

وَلَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـئًا

اور زرِ قرض میں سے کچھ کم لکھوائے

And he should not diminish anything from it.

فَاِنۡ كَانَ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ سَفِيۡهًا اَوۡ ضَعِيۡفًا اَوۡ لَا يَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ

اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو

But if one who incurs the liability is not mentally sound or sufficiently
Strong, or (for some other reason) unable to dictate by himself,

فَلۡيُمۡلِلۡ وَلِيُّهٗ بِالۡعَدۡلِ

تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے

Let his guardian dictate with justice.

وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ

اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ کر لیا کرو

And get two witnesses from your own men
to witness such transactions.

فَاِنۡ لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ

اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

But if two men are not available,
Then a man and two women from those

مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ

جن کو تم گواہ پسند کرو (کافی ہیں)

whom you approve as witnesses

اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰهُمَا الۡاُخۡرٰى

کہ اگر ان میں سے ایک بھول بھی جائے گی تو دوسری اسے یاد دلا دے گی

That if one of the two women gets confused,
The other one can remind her.

وَلَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا

اور جب گواہ (گواہی کے لیے) طلب کیے جائیں تو انکار نہ کریں

And the witnesses must not refuse,
when they are summoned.

وَلَا تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَكۡتُبُوۡهُ صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ

اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس (کی دستاویز) کے لکھنے لکھانے میں کاہلی نہ کرنا

And don't be averse to write it down, for its fixed period,
whether the amount is small or big.

ذٰلِكُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ اَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ

یہ بات اللہ کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے
اور شہادت کے لیے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے

This attitude is closer to justice, in Allah's sight;
And also more solid as evidence;

وَ اَدۡنٰۤى اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا

اور اس سے تم کو کسی طرح کا شک و شبہ بھی نہیں پڑے گا

And more convenient, to prevent doubts.

اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيۡرُوۡنَهَا بَيۡنَكُمۡ

ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو

Exception to this is a commercial transaction,
concluded on the spot, Which you deal with one another.

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا

تو اگر (ایسے معاملے کی) دستاویز نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں

There is no blame on you
if you don’t bring it, into black and white.

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ

اور جب خرید و فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو

And do have someone as witness,
whenever you settle a commercial deal.

وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ

اور کاتب دستاویز اور گواہ (معاملہ کرنے والوں کا) کسی طرح کا نقصان نہ کریں

And let no harm be done to the scribe or witness.

وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ

اگر تم (لوگ) ایسا کرو تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہے

And it will indeed be: an act of transgression,
on your part, if you do so.

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ

اور اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ وہ تم کو (کیسی مفید باتیں) سکھاتا ہے

And fear Allah. And Allah teaches you.

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٢﴾

اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے

And Allah knows everything.

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

# قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

**عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی قُرَادٍ ؓ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ یَوْمًا، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ یَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا یَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: حَبُّ اللّٰهِ وَ رَسُولِهِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم:**

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے وضو کا پانی (ہاتھوں میں لے کر) اپنے جسم پر پھیرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہیں ایسا کرنے پر کیا چیز آمادہ کرتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی محبت اس کا باعث ہے۔اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**مَنْ سَرَّهُ أَنْ یُحِبَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ أَوْ یُحِبَّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ**

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ

اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اوراس کا رسول اس سے محبت کرے

**فَلْیَصْدُقْ حَدِیثَهُ اِذَا حَدَّثَ،**

اسے چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو اپنی بات کو سچ کہے

**وَلْیُؤَدِّ أَمَانَتَهُ اِذَا اؤْتُمِنَ،**

اور جب اس کو امانت (یا کوئی ذمہ داری) دی جائے تو اس کو پورا ادا کرے

**وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ**

اور جو اس کے پڑوسی ہیں ان کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کا ثبوت دے

(مشکاۃ المصابیح)

زندگی در جستجو پوشیدہ است
اصل اُو در آرزو پوشیدہ است
علامہ اقبال

# دنیا آپ ﷺ کی 'رحمت' کی منتظر ہے

انجینئر عبداللہ اسماعیل

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ الانبیاء میں آنحضور ﷺ کی شان ان الفاظ میں بیان کی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O (سورۃ الانبیاء: 107)

''اور (اے نبی!) ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

آنحضور ﷺ نہ صرف اپنے دور کے لیے رحمت تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رہتی دنیا تک کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اور صرف یہ دنیا ہی نہیں، آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے بھی رحمت ہیں اور آپ کی یہ رحمت صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام مخلوقات آپ کی رحمت سے فائدہ اُٹھا رہی ہے۔

آنحضور ﷺ کے انسانوں کے لیے رحمت ہونے کے بے شمار پہلو ہیں، جن میں سے ایک پہلو آپ کا 'مُبَشِّر' اور 'مُنذِر' ہونا ہے۔ سورۂ سبا کی آیت نمبر 28 میں تقریباً اسی انداز سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا O (سورۂ سباء: 28)

''اور (اے نبی!) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔''

چھوٹی سی مثال سے سمجھئے کہ دنیا میں اگر کوئی انسان کسی جگہ ریل کی پٹڑی کو اُکھڑا ہوا دیکھ کر بھاگتے ہوئے اپنا قمیص لہرا کر آنے والے ٹرین کو حادثے سے بچالے تو اسے ہیرو تصور کیا جاتا ہے کہ اس

نے سینکڑوں انسانوں کی جان بچالی۔ آنحضور ﷺ کی شانِ رحمتہ للعالمینی کا ایک مظہر یہ ہے کہ آپ نے باتیں سن کر اور تکلیفیں سہہ کر لوگوں تک یہ پیغام پہنچایا کہ انسانیت جس طرف جارہی ہے اس سے آگے تباہی ہے۔ اسی کام کا نام اِنذار ہے اور اسی بات کو آنحضور ﷺ نے اپنے الفاظ میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ

مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیهَا وَهُوَ یَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدِی (مسلم، عن جابرؓ)

''اے لوگو! میری اور تمہاری مثال اُس آدمی کی طرح ہے جس نے روشنی کے لیے آگ جلائی پھر پتنگے اور پروانے اس آگ میں گرنے لگے، وہ آدمی ان کو اس آگ سے ہٹاتا ہے۔ اور میں تمہاری کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے ہٹا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکل رہے ہو''۔

آپ ﷺ کی رحمت کا یہ ایک مظہر آخرت سے متعلق ہے۔ جبکہ آپ کی رحمت کا دنیاوی مظہر، سورۃ الانبیاء کی وہ آیت جس میں آپ کے رحمتہ للعالمین ہونے کا ذکر ہے ــــــ اس آیت سے دو آیات پہلے بیان ہوا کہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○

(سورۃ الانبیاء: 105)

''اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے''۔

آپ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات اور آپ کے دیے ہوئے نظامِ عدل وقسط کا ایک نظارہ دنیا نے خلافت راشدہ کے دور میں دیکھا تھا۔ اور مستقبل میں بھی ایک دن پوری دنیا پر اللہ کے نیک بندوں کی حکومت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

آج انسانیت جس طرح ظلم و جبر میں جکڑ دی گئی ہے، نام نہاد لیڈروں اور حاکموں کے چنگل میں پھنسی ہوتی ہے جو کہ مظلوم عوام کا خون نچوڑنے پر تلے ہوئے ہیں، اس ظلم سے بھری دنیا میں ــــــ اللہ کے نیک بندوں کی حکومت بادِ بہار کے جھونکے سے کم نہیں ہے۔ ایسے حکمران جو

رات کو اُٹھ کر بھی عوام کی دیکھ بھال کریں، پیوند لگے کپڑے بھی پہن لیں، گھر کے دروازے پر دربان کھڑا نہ کریں، چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھائیں، طاقتور کو کمزور سمجھیں جب تک کہ اس سے حق وصول نہ کرلیں اور کمزور کو طاقتور سمجھیں جب تک اس کو حق دلوانہ دیں، صرف اپنے کنبے قبیلے اور اپنے ہم مذہب لوگوں کو ہی انسان نہ سمجھیں بلکہ ہر بنی آدم کے حقوق ادا کرنے کو تیار ہوں، بوڑھے ذِمی کا بھی وظیفہ مقرر کردیں اور جو فرات کے کنارے کتے کے بھوکا پیاسا مرنے پر بھی جوابدہی کا خوف رکھیں۔ الغرض ایسے حکمران جو کہ دنیا میں زمین والوں پر رب کا سایہ ہوں [السلطان ظل اللّٰہ فی الارض (الحدیث)]، جن کے ہوتے ہوئے کوئی بھوکا نہ سوئے، کسی کو کسی سے ظلم وزیادتی کا خطرہ نہ ہو اور ہر کسی کو اس کا حق پورا پورا مل جائے۔ ایسے حکمران صرف اور صرف آنحضور ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کو نافذ کرنے سے ہی میسر آسکتے ہیں۔ اس کے لیے پہلے خود اپنے آپ پر ان تعلیمات کو نافذ کریں پھر ایسے افراد مل کر محنت کریں اور ایک جماعت کی شکل میں منظّم ہوں جو کہ آپ کے لائے ہوئے نظام کو قائم کریں تب ہی دنیا کو ایسے حکمران میسر آئیں گے اور تب ہی پوری دنیا پر آپ کے 'رحمۃ للعالمین' ہونے کی حقیقت آشکار ہوگی۔

دنیا اس عادلانہ نظام کی منتظر ہے اور اسی کی تلاش میں ایک نظام سے دوسرے نظام کو اختیار کر رہی ہے مگر انسانوں کے بنائے ہوئے نظام میں عدل وانصاف ممکن نہیں، یہ تو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور بتائے ہوئے نظام میں ہی ممکن ہے۔ مگر افسوس کہ آج کا اُمتی نہ صرف اس نظام کو پوری دنیا سے چھپائے ہوئے ہے بلکہ خود بھی اس پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔ ہم آنحضور ﷺ کی رحمت کو دنیا سے چھپانے کے مجرم ہیں۔ سچی توبہ اور اصلاحِ اعمال ہی نجات اور فلاح کا واحد راستہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو | آن کہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نورِ مصطفیؐ او را بہا است | یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیؐ است

(علامہ اقبال)

دنیائے رنگ وبو میں جہاں بھی نظر دوڑائیں اس کی مٹی سے جو بھی آرزو ہویدا ہوتی ہے، وہ یا تو نورِ مصطفیٰ ﷺ سے چمک دمک رکھتی ہے یا ابھی تک مصطفیٰ ﷺ کی تلاش میں ہے۔

# دورۂ ترجمۃ القرآن

## قرآن کریم کا ترجمہ ومختصر تشریح

مدرس: انجینئر مختار فاروقیؒ

## سُوْرَۃُ آلِ عِمْرٰن

آیات 130 تا 143

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً — اے ایمان والو! مت کھاؤ سود دونے پر دونا

وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ — اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ

اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً کئی گنا کرکے، جسے سودِ مرکب کہا جاتا ہے۔ایک ہوتا ہے سودِ مفرد اور ایک ہوتا ہے سودِ مرکب۔اس آیت میں بعض مفسرین کے نزدیک سود کی حرمت کے بارے میں پہلا حکم ہے۔جیسے شراب کی حرمت کا حکم تدریجی آیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سود کے بارے میں بھی ممانعت کا تدریجی حکم دیا ہے۔پہلا حکم ہے کہ سودِ مرکب مت کھاؤ۔وہ جو بیاج اور مہاجنی سود ہے یا جیسے آج کل عام لوگ ذاتی سطح پر کرتے ہیں کہ کسی کو قرضہ کی ضرورت پڑ جائے تو بیس فیصد یا دس فیصد ماہانہ کے حساب سے سود لیتے ہیں۔تو یہ usury ہے اصل بیاج، جس سے پہلے درجے میں منع کیا گیا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔سود کا حتمی حکم ہم سورۂ بقرہ میں پڑھ آئے ہیں: ﴿اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔اس آیت میں ہر طرح کے سود کو حرام کر دیا گیا چاہے سود مفرد ہو یا سود مرکب، ذاتی سطح پر لین دین ہو یا بینک سے، فریقین کی رضامندی سے ہو یا مجبوری کی حالت میں۔

سود کی حرمت کا یہ حکم جنگ کے تذکرے کے دوران میں ہونے کی حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جنگ تو چاہتی ہے کہ ایثار اور آگے بڑھ کر اپنی جان پیش کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔ جبکہ جس کا مزاج سود کمانے کا ہو جائے تو وہ کبھی اپنے آپ کو آگے بڑھ کر جہاد اور قتال پر آمادہ نہیں کرتا۔ اس لیے فرمایا کہ اے مسلمانو! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور شہادت کا مرتبہ حاصل کرو تو پھر اس سے جان چھڑانی ہوگی ورنہ یہ پاؤں کی بیڑی بن کر رہ جاتی ہے۔ سود آدمی میں بزدلی اور مال و دولت کی محبت پیدا کرتا ہے اور آدمی کے کردار کو بہت پست کر دیتا ہے پھر آدمی خود آگے بڑھ کر کام نہیں کر سکتا۔ ہر برائی کا ایک تو اثر ہوتا کہ وہ گناہ ہے، اس کا آدمی کی شخصیت پر بھی اثر پڑتا ہے کہ آدمی میں بزدلی پیدا کر دیتی ہے اور ہمت ختم کر دیتی ہے اور آدمی کا کردار ایک خاص رخ میں ڈھل جاتا ہے۔

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اور بچو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو

وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف

وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ہے آسمانوں اور زمین جتنی

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ جو متقین کے لیے تیار کی گئی ہے

وہ متقین لوگ کون ہیں؟ آگے ان کی صفات بیان کی گئی ہیں

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں خوشی میں بھی اور تکلیف میں بھی

وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور غصے کو پی جانے والے ہیں

ایک ہے کسی ذاتی بات پر غصہ آجانا، ایک ہے اللہ کے دین کے لیے غصہ آجانا۔ اگر اللہ کے دین کی خاطر غصہ ہو تو یہ بری چیز نہیں ہے، آدمی کسی غلط کام پر غیرت کا مظاہرہ کرے تو وہ بھی

بری بات نہیں ہے، البتہ کسی ذاتی بات پر غصہ آ جائے تو متقی لوگ اس غصہ کو پی لیتے ہیں۔

**وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ** اور جو لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں

**وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾** اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے محسنین کو

جن متقین لوگوں کے لیے اللہ نے جنت تیار کر رکھی ہے، ان کے مزید اوصاف یہ ہیں

**وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً** اور جب ان سے کوئی فحش (بے حیائی کا) کام ہو جائے

انسان ہے تو غلطی کا امکان موجود ہے فرشتوں سے غلطی نہیں ہوتی انسان سے تو غلطی ہوتی ہے لیکن اللہ کے نیک بندے وہ ہوتے ہیں کہ جب ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر اصرار نہیں کرتے بلکہ توبہ کرتے ہیں رجوع کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کوئی فحش کام (گناہ) ہو جاتا ہے

**اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ** یا اپنے حق میں کوئی غلط کام کر بیٹھتے ہیں

**ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ** تو وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو، پھر مغفرت چاہتے ہیں اپنے گناہوں کی

**وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ** اور کون ہے جو معاف کرے گناہوں کو سوائے اللہ کے

**وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾** اور وہ اصرار نہیں کرتے اُس پر جو ان سے ہو گیا جانتے بوجھتے

کوئی خطا ہو جائے تو اللہ سے توبہ کرتے ہیں، جانتے بوجھتے غلطی پر اصرار نہیں کرتے۔

**اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ** انہی لوگوں کو بدلہ ملے گا ان کے رب کی طرف سے مغفرت

**وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** اور ایسے باغات جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

**وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾** اور کیا ہی اچھا بدلہ ہے محنت کرنے والوں کا

یعنی جو آخرت کے لیے محنت کر رہے ہیں یہ بدلہ ان کو ملے گا تو کیا ہی اچھا بدلہ ہے جو ان کو ملے گا۔

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ تم سے پہلے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں

مسلمانو! تم سے پہلے اس طرح کے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں۔

فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ تو تم زمین میں سیر کرو

باہر نکلو، گھومو پھرو، مختلف علاقے دیکھو

فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾ پھر دیکھ لو کہ کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا

جو پہلے قومیں گزری ہیں جنہوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، نبیوں کو قتل کر دیا، زیادتی کی، نافرمانی کی ان کا کیا انجام ہوا؟ ذرا تم زمین میں گھومو پھرو پھر تمہیں اندازہ ہوگا کہ کیسے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ یہ ہے بیان لوگوں کے واسطے

وَهُدًى وَّ مَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾ اور ہدایت اور نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لیے

جو قرآن نازل ہو رہا ہے یہ ہے بیان۔ قرآن مجید کے ذریعے سے کوئی وعظ و نصیحت ہو تو وہ اصل بیان ہے۔ ہمارے ہاں جو عام طور پر سمجھتے ہیں کہ بیان ہوگا وہ تو بزرگوں کے قصے ہیں۔ یہاں قرآن مجید کو کہا جا رہا ہے کہ یہ ہے بیان۔ کوئی ایسا واقعہ بیان کیا جائے جو قرآن مجید کی بنیاد پر ہو تو لوگوں پر اثر بھی کرے گا اور لوگوں میں تبدیلی بھی آئے گی۔

وَلَا تَهِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا اور (اے مسلمانو) تم سستی نہ دکھاؤ اور غم نہ کرو

وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اور تم ہی اعلیٰ اور غالب رہو گے اگر تم مومن ہو

ایمان ہونا چاہیے اگر یہ ہوگا تو تمہارے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ تم غالب رہو گے۔ آج اگر دنیا میں مسلمانوں کو غلبہ حاصل نہیں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں مطلوبہ ایمان نہیں ہے۔

اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ (اے مسلمانو!) اگر تمہیں چرکا لگا ہے

فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ تو اُس قوم کو بھی تو اسی طرح کا چرکا لگا ہے

اُحد کی جنگ میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچی اور ستر صحابہ کرام شہید ہو گئے، تو مسلمان سوچنے لگ گئے کہ یہ کیا ہو گیا۔ خاص طور پر جو نوجوان بعد میں مسلمان ہوئے تھے اور جن کے

مشورے سے باہر نکل کر جنگ لڑی گئی تھی ان کو احساس ہوا کہ یہ کیا ہو گیا۔ تو اللہ نے گویا دلجوئی فرمائی ہے کہ اے مسلمانو! اگر تمہیں یہ چرکا لگا ہے تو ایک سال پہلے جو جنگ بدر ہوئی تھی اس میں دشمنوں کو بھی ایسا ہی چرکا لگا تھا، ان کے بھی ستر آدمی مارے گئے تھے اور تم تو پھر اللہ کے لیے جنگ کر رہے ہو تمہارے شہید تو جنت میں چلے گئے، وہ تو کفر کے لیے جنگ کر رہے تھے وہ مارے گئے تو جہنم رسید ہو گئے پھر بھی انہوں نے ہمت دکھائی ہے۔ ابھی پچھلے ہی سال ان کے ستر آدمی مرے تھے انہوں نے کوئی بے ہمتی نہیں دکھائی ہے ایک سال بعد ہی وہ بدلہ لینے کے لیے تین ہزار کی فوج لے کر آ گئے۔ تو مسلمانو! تمہیں کم ہمتی نہیں دکھانی چاہیے تمہیں بزدلی نہیں دکھانی چاہیے تمہیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے تمہیں تو اللہ پر یقین رکھنا چاہیے۔ اگر تمہیں زخم لگا ہے تو تمہارے دشمنوں کو بھی ایسا زخم پچھلے سال لگ چکا ہے۔

**وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ** اور یہ جو دن ہیں ان کو ہم اُلٹ پھیر کرتے رہتے ہیں لوگوں کے درمیان

**وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور تا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں

یہ آزمائش مسلمانوں پر اس لیے آئی تا کہ واضح ہو جائے کہ واقعتاً ایمان والے کون ہیں۔ آزمائش اور امتحان کے وقت واضح ہو جاتا ہے کہ ثابت قدم رہنے والا اور مخلص کون ہے۔

**وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ** اور تا کہ اللہ تعالیٰ بنائے تم میں بعض کو شہید اور گواہ

**وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾** اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا

یہ مت سمجھو کہ ان کافروں کو جو کامیابی ملی ہے وہ اس لیے کہ اللہ کو ان سے کوئی محبت ہے۔ اللہ کو ان کافروں اور ظالموں سے کوئی محبت نہیں ہے۔

**وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور تا کہ اللہ تعالیٰ پاک کر دے ایمان والوں کو

**وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾** اور مٹا دے کافروں کو

جنگ اُحد میں جو صورتِ حال پیش آئی اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی کوتاہیوں کی اصلاح کرنا چاہتا تھا۔ یہ جو امتحان کا ایک فلسفہ ہے اور دنیا میں انسان جس امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے وہ امتحان ہمیشہ ایک طرح نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کبھی ایک طرح امتحان

لیتا ہے کبھی دوسری طرح امتحان لیتا ہے، کبھی خوشی کا موقع دے کر امتحان لیتا ہے کبھی آزمائش میں ڈال کر امتحان لیتا ہے۔ اصل تو امتحان ہے اور اللہ تعالیٰ اس امتحان کے ذریعے سے بھی اہل ایمان کو صاف کرنا چاہتا تھا، الگ کرنا چاہتا تھا، چھانٹنا چاہتا تھا اور کفار کو مٹانا چاہتا تھا۔ تاکہ مسلمانوں کے اندر کوئی کمزوری ہے تو وہ دور ہو جائے، ابھی 3 ہجری ہے، مسلمانوں میں کوئی کمزوری یا بزدلی ہے تو اس کی اصلاح ابھی ہو جائے تو اچھا ہے۔ اس کے علاوہ یہ حکمت بھی تھی کہ آئندہ بڑے معرکے پیش آنے والے ہیں۔ اِس صورت حال سے جو کافروں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اس وجہ سے اگلے مراحل میں وہ زیادہ تعداد میں آئیں گے اور 8 ہجری میں تمہارے ہی ہاتھوں مکہ بھی فتح ہونے والا ہے۔ تو اللہ چاہتا ہے کہ اُس وقت ان کافروں کو مٹا دے۔

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ (اے مسلمانو!) کیا تمہیں گمان ہو گیا تھا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے

اسی انداز کی آیت سورۂ بقرہ کے ستائیسویں رکوع میں بھی ہم پڑھ چکے ہیں، وہ ذرا تفصیلی تھی یہ ذرا مختصر ہے۔

وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿١٤٢﴾ اور ابھی اللہ نے ظاہر نہیں کیا کہ کون تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور کون تم میں صبر کرنے والے ہیں

ابھی تو لوگ گڈمڈ ہیں اللہ تعالیٰ سب کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ تم میں سے کون سچے جہاد کرنے والے ہیں اور کون صبر کرنے والے ہیں۔ آگے آیت میں وضاحت آجائے گی ﴿لِيَمِيۡزَ اللّٰهُ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ (اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ خبیث کو طیب سے جدا کر دے) اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ حقیقی مومن اور ایمان کا محض زبانی دعویٰ کرنے والے (منافق) گڈمڈ رہیں۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ سچے اہل ایمان الگ ہو جائیں اور منافقین چھانٹ کر الگ کر دیے جائیں۔ یہ امتحان اسی لیے ہوتا ہے مشکلات اسی لیے ہوتی ہیں جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا ہے

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لیے

یہ جو آزمائشیں آتی ہیں یہ ڈسٹرب کرنے کے لیے نہیں بلکہ یہ آدمی کا حوصلہ بڑھانے کے لیے آتی

ہیں اور یہ اس لیے آتی ہیں کہ دودھ کا دودھ ہوجائے اور پانی کا پانی ہوجائے۔ منافقین الگ ہوجائیں اور سچے اہل ایمان الگ ہوجائیں۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ اور تم تو موت کی تمنا کرتے تھے اس سے پہلے کہ تم اس سے ملاقات کرتے

فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ اب تم نے موت کو دیکھ لیا ہے اور تم اس کو دیکھ رہے ہو

یہ تبصرہ ہے اس پر کہ جن صحابہ نے باہر نکل کر لڑائی کرنے کا مشورہ دیا تھا اور جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت کا اظہار کیا تھا اور کہتے تھے ہم تو شہادت کے متلاشی ہیں، جب غزوۂ اُحد میں محمد رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی خبر پھیل گئی اس وقت ان میں کچھ لوگ ہمت ہار کے بیٹھ گئے تھے کہ اب جنگ کرنے کا کیا فائدہ۔ کچھ مسلمانوں نے کہا کہ اگر محمد رسول اللہ ﷺ شہید ہوگئے ہیں تو ہمارے زندہ رہنے کا کیا فائدہ؟ ہمیں بھی اب جان دے دینی چاہیے۔ اپنا اپنا خیال پیدا ہوگیا جس کے ذہن میں جو سوچ آئی۔ کسی نے یہ سوچا اب لڑنے کا کیا فائدہ اور کسی نے سوچا اب زندہ رہنے کا کیا فائدہ اور زیادہ زور شور سے جنگ کی اور شہادت حاصل کی۔ کچھ واقعات ایسے بھی ہوئے کہ وہ مدینے واپس آگئے کہ اب کیا فائدہ لڑنے کا۔ تو یہ اللہ نے تبصرہ کیا ہے کہ پہلے تم اللہ کی راہ میں موت کی تمنا کرتے تھے بڑی آرزو کرتے تھے، اب تو تم نے موت کو قریب سے دیکھ لیا ہے اور اب تمہیں اندازہ ہوا کہ موت کیا ہوتی ہے۔

## آیات 144 تا 149

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہیں ہیں محمد (ﷺ) مگر اللہ کے ایک رسول

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ان سے پہلے بھی کتنے رسول گزر چکے ہیں وفات پاچکے ہیں

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ تو کیا اگر محمد (ﷺ) وفات پاجائیں یا وہ شہید ہوجائیں

انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تم اپنے ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے؟

تم دین اسلام سے بھی پھر جاؤ گے؟ تمہیں یہ نیکی، ہدایت، قرآن اور تقویٰ سب کچھ بھول جائے گا

وَ مَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر گھوم کر چلا جائے گا

یعنی دین چھوڑ جائے گا

فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیۡـًٔا تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا

وَ سَیَجۡزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾ اور اللہ تعالیٰ شاکرین کو بدلہ دے گا

اور جو ثابت قدم رہیں گے انھیں اللہ عزت دے گا اور جو پھر جائیں گے وہ اپنا ہی نقصان کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو پکڑے گا اور سزا دے گا۔ اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو تو اس موقع پر محفوظ رکھا ہے اور ان کی شہادت نہیں ہوئی۔ لیکن یہ اُن لوگوں پر تبصرہ کیا جا رہا جن کا رویہ جنگ اُحد میں پیش آمدہ صورت حال کی وجہ سے یہ ہو گیا تھا کہ اب لڑنے کا کیا فائدہ۔ یہ رویہ کوئی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ محمد رسول ﷺ کو ایک نہ ایک دن دنیا سے جانا ہی ہے، تمہارا یہ جذبہ جہاد اور شوق شہادت قائم رہنا چاہیے، اللہ کے دین کا جھنڈا تو تمہیں ہی لے کر چلنا ہے۔ کسی نبی کے صحابہ ہی ہوتے ہیں جو اس جھنڈے کو لے کر چلتے ہیں اور اگر تم ہی ایسا نقطہ نظر رکھو گے تو یہ جھنڈا آگے لے کر کون چلے گا؟ اور یہ دین آگے کیسے پھیلے گا؟

وَ مَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ اور کسی جان کے لیے ممکن نہیں کہ وہ مر جائے اللہ کے حکم کے بغیر

کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یہ پہلے سے لکھا ہوا ہے، اس کا ایک وقت مقرر ہے

وَ مَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا اور جو کوئی دنیا کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو اس میں سے دے دیں گے

یعنی کوئی آخرت کو بھول کر صرف دنیا کے فائدے کی فکر میں ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ہم اسے اس میں کچھ دے دیں گے

وَ مَنۡ یُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَۃِ نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا اور جو آخرت کے ثواب کا طالب ہے ہم اس کو اس میں سے دیں گے

وَ سَنَجۡزِی الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾ اور احسان ماننے والوں کو ہم بدلہ دیں گے

جو اچھے کام کرنے والے ہیں، اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے والے ہیں ان کو ہم بہت اچھا بھر پور بدلہ

دیں گے۔

وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ اور ایسے کتنے ہی نبی (گزر چکے) ہیں جن کے ساتھ ہو کر جنگ لڑی ہے بہت سے اللہ والوں نے

فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ پھر انہوں نے ہمت نہیں ہاری جب ان کو کوئی تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں

وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا نہ انہوں نے کوئی سستی دکھائی نہ وہ دبے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

سمجھایا یہ جا رہا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں بھی اگر کوئی تکلیف پہنچی ہے تو ہمت نہیں ہارنی چاہیے بلکہ تمہیں بھی صبر کرنا چاہیے۔

وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا اور وہ کچھ نہیں بولے سوائے اس کے کہ انھوں نے کہا:

صبر کرنے والے لوگوں پر جب کوئی مشکل آئی تو انھوں نے اس کے سوا کچھ نہیں کہا

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا اے ہمارے رب! تو معاف کردے ہمیں ہمارے گناہ اور ہم سے جو ہمارے کام میں زیادتی ہوئی

وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما

وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ اور مدد دے ہم کو کفار قوم پر

یہ اسی طرح کی دعا ہے جو سورۃ البقرہ کے آخر میں آئی تھی وہ جنگ بدر سے پہلے تھی گویا کہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! اگر ہمارا مقابلہ کبھی کافروں سے ہو تو ہماری مدد کرنا کافروں پر ہمیں غلبہ دینا۔ اللہ نے دعا قبول کی، جنگ بدر ہوئی تو غلبہ ہوا اور پھر جنگ اُحد ہوئی تو پھر اللہ نے تو مدد کی لیکن ایک غلطی ہوگئی تھی تو اس میں کچھ سزا بھی ملی۔ تو یہ دعا ہے جو اہل ایمان ہمیشہ سے ہی کرتے آرہے ہیں۔

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ پھر دیا اللہ نے ان کو دنیا کا بدلہ بھی اور آخرت کا خوب بدلہ بھی

دنیا میں بھی کچھ دیا اور اصل بدلہ تو آخرت میں خوب دیا

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۴۸﴾ اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے محسنین کو

احسان کی روش اختیار کرنے والوں کو۔ احسان کا لفظ حسن سے بنا ہے جس کا مطلب ہے کسی کام کو خوبصورتی سے کرنا، اس کا حق ادا کر دینا۔ جو آدمی احسان کے درجے میں جہاد کرے گا جیسے جہاد کرنے کا حق ہے یا دین کے اور کام خوبصورتی سے کرے گا، نماز خوبصورتی سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔

## آیات 149 تا 151

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِیۡعُوا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اے ایمان والو! اگر تم کہنا مانو گے ان لوگوں کا جنھوں نے کفر کیا

یَرُدُّوۡکُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ وہ تمہیں ایڑیوں کے بل لوٹا دیں گے

وہ تو چاہتے ہیں کہ تم الٹے پھر جاؤ، بالکل about turn لے کر پھر جاؤ

فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾ پھر تم خسارے والے ہو جاؤ گے

اگر تم ایسا کرو گے تو اپنا نقصان کرو گے

بَلِ اللّٰہُ مَوۡلٰٮکُمۡ بلکہ اللہ تمہارا پشت پناہ ہے

تمہیں اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے

وَهُوَ خَیۡرُ النّٰصِرِیۡنَ ﴿۱۵۰﴾ اور وہ اللہ بہت اچھا مددگار ہے

پشت پناہ ہے ڈھارس بندھانے والا ہے ہمت بندھانے والا ہے۔

سَنُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ عنقریب ہم ڈال دیں گے کافروں کے دلوں میں رعب

بِمَاۤ اَشۡرَکُوۡا بِاللّٰہِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا اس وجہ سے کہ وہ اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہیں جس کی ان کے پاس کوئی سند نہیں ہے

واقعتاً جب مسلمانوں کو پہلے فتح ہوئی پھر خالد ابن ولیدؓ کے ذریعے جو حملہ ہوا اس میں مسلمانوں کو بظاہر شکست بھی ہوگئی تو اس کے بعد مسلمان تو بکھر گئے تھے لیکن پھر بھی کافر از خود واپس چلے گئے۔ اس کی کوئی توضیح سمجھ میں نہیں آتی سوائے اس کے جو اس آیت میں اللہ نے فرمایا

کہ ہم نے ان کے دل میں تمہارا رعب ڈال دیا اور وہ بظاہر جیتتے جتائے تھے اگر تھوڑی اور ہمت کرتے۔ وہ مدینے پر حملہ کر دیتے یا اور کچھ کرتے تو ان کو کوئی روکنے والا نہیں تھا لیکن اس کے باوجود وہ واپس چلے گئے۔ اللہ نے جو اس آیت میں فرمایا ہے کہ ہم نے ان کے دل میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا تھا اس وجہ سے کہ انہوں نے شرک کیا تھا۔ جیسے پہلے میں نے عرض کیا جب آدمی کوئی غلط کام کرتا ہے، اللہ کی نافرمانی کرتا ہے یا جیسے یہاں شرک کا ذکر آیا تو اس کا ایک نقصان تو یہ ہے کہ یہ گناہ اور جرم ہے جس کا آخرت میں وبال اور عذاب ہوگا اور اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ شرک کی وجہ سے دنیا میں بھی آدمی کی شخصیت متأثر ہو جاتی ہے اور آدمی کے اندر جو حوصلہ ہونا چاہیے جو ہمت ہونی چاہیے شرک کے نتیجے میں وہ نہیں ہوتی۔ ایک آدمی جو موحد ہے اللہ کو مانتا ہے اس کے دل میں جو بے باکی ہوگی، کسی غیر اللہ سے نہ ڈرنے کا جذبہ ہوگا وہ ایک مشرک کے دل میں تو نہیں ہو سکتا، مشرک تو ہر ایک چیز سے ڈرے گا لہٰذا اللہ نے فرمایا کہ ان کے شرک کی وجہ سے ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیا۔

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے

وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ اور وہ ظالموں کے لیے بہت برا ٹھکانہ ہے

**بقیہ از** حالاتِ حاضرہ۔ یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ (ﷺ) است

اس کے مخالف گروپ برکس میں شامل ہونے کی بات بھی کر رہا ہے۔ برکس کا اگلا اجلاس 24-22 اکتوبر کو روسی شہر کازان میں طے ہے اور اس کے حوالے سے تیاریاں جاری ہیں۔ یوکرائن کی لڑائی میں روس نے دور تک مار کرنے والے میزائل کا استعمال کر کے یوکرائن میں اندر تک حملہ کیا ہے اس کے جواب میں یوکرائن بھی نیٹو اور امریکہ کے فراہم کردہ میزائل کو استعمال کرنے کی بات کر رہا ہے جس سے یہ لڑائی اور بڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش اور چین کے درمیان تعلقات میں بہتری کی باتیں ہو رہی ہیں اور وہ اب انڈیا کی بجائے واضح طور پر چین کی طرف جاتا دکھائی دے رہا ہے۔ الغرض ایک جہانِ نو کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

# سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت

## فصل دوم: حیاتیاتی قوانین کا تجزیاتی مطالعہ

انجینئر ڈاکٹر فیضان حسن
(پی ایچ ڈی ، فیصل آباد)

## (ر) اختتامِ حیات

باب دوم کی طرح باب سوم میں بھی اختتامِ حیات کا تجزیاتی مطالعہ دو مراحل میں پیش کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

1 انسان کا اختتام ــــــ موت 2 کائنات کا اختتام ــــــ قیامت

### 1 انسان کا اختتام ــــــ موت:

موت کے ذکر سے ہی اکثر اوقات لوگوں کا رنگ پیلا پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور گردوپیش میں گنتی کے چند افراد ہوں گے جن کے چہروں پر سکینت دیکھنے کو ملے گی۔ موت کے اسی خوف کے باعث قرآن کریم میں نبی ﷺ کو یہودیوں سے یہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ:

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ۝ (سورۃ البقرہ:94-95)

’’کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے لیے نہیں اور اللہ کے نزدیک تمہارے ہی لیے مخصوص ہے تو اگر سچے ہو تو موت کی آرزو تو کرو لیکن ان اعمال کی وجہ سے، جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں، یہ کبھی اس کی آرزو نہیں کریں

گے اور اللہ ظالموں سے (خوب) واقف ہے۔''

عملی زندگی کا مشاہدہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ دنیا کا مال و منال رکھنے والوں کو موت کا ذکر زیادہ ناگوار گزرتا ہے اور حدیثِ مبارکہ میں ایسے لوگوں کے لیے جو موت سے بھاگتے ہیں اور اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں اور جو مومن و متقی اللہ کی ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں، اُن کا ذکر آپ ﷺ نے یوں فرمایا ہے:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتے ہیں اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند (یعنی موت سے نفرت) کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔'' (بخاری)

موت ہر ذی روح کا مقدر ہے اور پیدائش کے بعد ہر ایک کو متعین وقت پر فنا ہونا ہے۔ سورۂ عنکبوت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ O (سورۃ العنکبوت: 57)

''ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے۔''

یہ زندگی فانی ہے، ہر شخص نے ایک نہ ایک دن موت کا پیالہ ہونٹوں سے لگانا ہے، اس وقت گھر بار بھی چھوٹ جائے گا، فرزند و زن، دوست و احباب بھی پیچھے رہ جائیں گے۔ بجائے اس کے کہ مرتے وقت حالتِ اضطرار میں تم ان چیزوں کو چھوڑو، کیا بہتر نہیں کہ اپنی مرضی اور اختیار سے اپنے معبودِ برحق کو راضی کرنے کے لیے ان سب سے علائق کو قطع کر دو۔ اگر ضروری ہو تو خوشی خوشی اپنے ہاتھوں سے محبت کی ان زنجیروں کو کاٹ دو۔ گویا پیدائش کی ابتداء کے ساتھ ہی ہر ایک کی مہلت زندگی سے کمی کی گنتی (Countdown) شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا اطلاق صرف انسانوں پر ہی نہیں ہوتا بلکہ ہر نوع کی مخلوق اس میں شامل ہے۔

موت کی اصلیت پر بات سے پہلے پیدائش کی اصلیت کو جاننا ضروری ہے۔ تخلیقِ کائنات کی منصوبہ بندی میں ایک مخصوص عرصہ کے بعد دنیا کے اس کرہ پر انسان کو آباد کرنا بھی شامل تھا۔ چنانچہ خالقِ کائنات نے اپنے نور کے ایک قلیل جزو سے آغاز سے انجام تک

سینۂ دھرتی پر آباد کیے جانے والے مرد و زن کی ارواح کو تخلیق کیا اور ارواح کی تخلیق کے بعد سب سے سوال کیا:

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ O (سورۃ الاعراف:172)

''اور جب تمھارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرا لیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں! ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ یہ اقرار اس لیے کرایا تھا کہ قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی۔''

ارواح کی پیدائش کے بعد انھیں ایک مقام پر ٹھہرایا گیا اور ہر ایک کے لیے باری باری ورود کی جگہ اور دنیا میں قیام کی مدت طے کر دی گئی جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا اور آخری روح صورِ اسرافیل سے قبل دنیا میں آئے گی۔ عالم ارواح میں روحوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے، ہر روح اپنی باری پر دنیا میں آتی ہے پھر معینہ مدت گزار کر واپس اپنے دیس میں چلی جاتی ہے۔ ارواح کو قبض کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فرشتے عزرائیل علیہ السلام کو ڈیوٹی سونپ رکھی ہے۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ O (السجدہ:11)

''کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

ملک الموت جو تمہاری روح قبض کرنے پر مقرر ہے، تمہیں فوت کر دیں گے۔ ملک الموت ایک فرشتے کا لقب ہے۔ بعض آثار میں ان کا نام عزرائیل علیہ السلام بھی آیا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے بعض دوسرے فرشتے بھی ہیں جو جسم سے روح کو نکالتے ہیں اور نرخرے تک پہنچ جانے کے بعد ملک الموت اسے لے لیتے ہیں۔ ان کے لیے زمین ایسے سمیٹ دی گئی ہے جیسے ہمارے سامنے

کوئی طشتری رکھی ہوئی ہو کہ جو چاہا اُٹھا لیا۔

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر گھر میں ملک الموت دو دفعہ آتے ہیں۔ کعب الاحبار فرماتے ہیں ہر دروازے پر ٹھہر کر دن بھر میں سات مرتبہ نظر مارتے ہیں کہ اس گھر میں کوئی وہ تو نہیں جس کی روح نکالنے کا حکم ہو چکا ہو۔ پھر قیامت کے دن سب کا لوٹنا اللہ کی طرف ہے۔ قبروں سے نکل کر میدان محشر میں اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے کیے کا پھل پانا ہے۔

قرآن پاک نے نیک و بد ارواح کو قبض کرنے کی کیفیت کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ کافروں کی ارواح کو قبض کرنے کی کیفیت کا تذکرہ سورۃ الانعام آیت 93 میں یوں فرمایا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ O

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے۔ حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو اور جو یہ کہے کہ جس طرح کی کتاب اللہ نے نازل کی ہے اس طرح کی میں بھی بنا لیتا ہوں اور کاش تم ان ظالم (یعنی مشرک) لوگوں کو اس وقت دیکھو جب موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں اور فرشتے (ان کی طرف عذاب کے لیے) ہاتھ بڑھا رہے ہوں کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لئے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔''

مندرجہ بالا آیت مبارکہ جس میں کافروں کی ارواح کو قبض کرنے کا تذکرہ ہے اس کی وضاحت ضیاء القرآن میں یوں کی گئی ہے:

''غَمَرَات کا واحد غَمرَۃ ہے۔ غمرہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی چیز کو ڈبو دے اور اس کو ڈھانپ لے۔ یہاں غمرات سے مراد موت کی سختیاں اور تکالیف ہیں۔ مرتے وقت کافروں کی روح کو کہا جائے گا: اے روح خبیث! اس بدن سے نکلو اس حال

میں کہ تم خود بھی اس مفارقت پر ناراض ہو اور اللہ بھی تم پر ناراض ہے۔ نکلو عذابِ الٰہی کی سختیوں کی طرف۔ اگر چہ روح کو ملک الموت نکالے گا لیکن زجروتوبیخ کے لیے انھیں کہا جائے گا۔''

مومنوں کی ارواح یعنی نیک ارواح کو جب فرشتے قبض کریں گے تو ان کو یہ خوشخبری دی جائے گی:

یٰٓاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ O ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً O فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ O وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ O (سورۃ الفجر: 27-30)

''اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔''

یہاں مومن کی روح کو نفسِ مطمئن سے خطاب کیا گیا ہے۔ مطمئن کے لفظی معنی ساکنہ کے ہیں۔ مراد وہ نفس ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی اطاعت سے سکون وقرار پاتا ہے، اس کے ترک سے بے چینی محسوس کرتا ہے اور یہ وہی نفس ہوسکتا ہے جو ریاضت اور مجاہدات کر کے اپنی بری عادات اور اخلاق رذیلہ کو دور کر چکا ہو۔ یہ بات اس مومن سے موت کے وقت بھی کہی جائے گی، قیامت کے روز جب وہ دوبارہ اُٹھ کر میدانِ محشر کی طرف چلے گا اس وقت بھی کہی جائے گی اور جب اللہ کی عدالت میں پیشی کا موقع آئے گا اس وقت بھی کہی جائے گی۔ ہر مرحلے پر اس کو اطمینان دلایا جائے گا کہ وہ اللہ کی رحمت کی طرف جا رہا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں انتقال ہوا، جنازہ تیار ہونے کے بعد ایک عجیب وغریب پرندہ جس کی پہلے مثال کبھی نہ دیکھی گئی تھی، آیا اور جنازہ کی نعش میں داخل ہو گیا۔ پھر کسی نے اس کو نکلتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس وقت نعش قبر میں رکھی جانے لگی۔ تو قبر کے کنارے ایک غیبی آواز نے یہ آیت پڑھی۔ ﴿یٰٓاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ الخ﴾ سب نے تلاش کیا کہ کون پڑھ رہا ہے؟ کسی کو معلوم نہ ہوسکا۔

موت کی شدت اور غشی تو بہرحال ہر انسان (نیک و بد) کو پیش آتی ہے، اس سے تو

کوئی بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔لیکن مومنوں کے لیے کچھ خاص کیفیات کا تذکرہ سکرات الموت کے وقت قرآن اور احادیثِ مبارکہ سے ملتا ہے۔مومن کی موت واقع ہو تو اس کی پیشانی پسینہ آلودہ ہونا یہ علامت حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ (سنن نسائی)

''مومن ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی پیشانی پسینہ آلود ہوتی ہے۔''

الغرض موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ جس سے کسی کو فرار نہیں ہے لیکن نیک و بد ارواح کی موت کے وقت کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں جن کا تذکرہ قرآن وحدیث سے ثابت شدہ ہے۔

## حیات بعد الموت:

بعض لوگ موت کی حقیقت کے بیان میں جھوٹی باتیں اور خیالات بیان کرتے ہیں اور غلطی پر ہیں۔مثلاً بعض گمان کرتے ہیں کہ موت سے نیست ہو جاتی ہے۔نہ حشر ہوگا، نہ نشر، نہ خیر اور شر کا کچھ انجام ہے۔انسان کی موت ایسی ہے جیسے دیگر حیوانات کی یا سوکھی گھاس۔ یہ رائے ملحدین اور ان لوگوں کی ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پہ ایمان نہیں لاتے اور بعض یہ گمان کرتے ہیں کہ موت سے آدمی نیست ہو جاتا ہے مگر قبر سے لے کر حشر تک نہ کسی عذاب سے درد پایا جاتا ہے نہ ثواب سے راحت اور بعض کا کہنا ہے کہ روح باقی رہتی ہے۔موت سے نیست نہیں ہوتی اور ثواب و عذاب روحوں کو ہی ہے، جسموں کو نہیں۔جسم ہر گز نہ اُٹھائے جائیں گے نہ پھر سے زندہ ہو ں گے۔ یہ سب اقوال و گمان خراب اور حق سے پھرے ہوئے ہیں اور جو بات کہ قابل اعتبار اور آیات و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے وہ یہ کہ موت صرف حال کے بدلنے کا نام ہے اور روح جسم سے جدا ہونے کے بعد یا عذاب میں مبتلا یا آسائش میں چین کرتی باقی رہتی ہے۔روح کے جسم سے جدا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کا تصرف جسم پر سے جاتا رہتا ہے۔جسم اس کی اطاعت سے باہر ہو جاتا ہے۔یعنی اعضا سب کے سب روح کے آلات ہیں کہ وہ ان سے کام لیا کرتی ہے۔مثلاً ہاتھ سے پکڑا کرتی ہے کان سے سنا کرتی ہے، آنکھ سے دیکھا کرتی ہے اور دل سے اشیاء کی حقیقت جانا کرتی ہے اور دل سے غرض یہاں روح ہے تو یہ غرض ہوئی کہ روح اشیا کی حقیقت معلوم کرتی ہے، کسی آلہ کی ضرورت نہیں۔اسی طرح کبھی اپنے آپ اقسام غم سے دکھ پایا

کرتی ہے اور انواع خوشی سے سکھ اور یہ اُمور متعلق اعضائے جسمی سے نہیں۔ جو جتنی باتیں ایسی ہیں کہ ان سے خود روح موصوف ہوتی ہے وہ تو جسم کے جدا ہونے کے بعد بھی روح کے ساتھ ہی ہیں اور جو باتیں روح کو بواسطہ اعضا کے ہوا کرتی ہیں وہ جسم کے مرنے سے جاتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کے دوبارہ پھر جسم میں روح اور روح کا جسم میں آنا نہ قبر میں کچھ دشوار ہے نہ قیامت کے روز تک کی دیر ہونی بعید ہے۔ موت کے معنی سب اعضا کے روح سے نافرمان ہونے کے ہیں اور اعضا تو روح کے آلات تھے جن سے وہ کام لیتی تھی اور روح سے غرض وہ چیز ہے جو انسان کے اندر علوم اور غموں کی تکلیف اور خوشیوں کی لذت معلوم کرتی ہے۔ جب روح کا تصرف اعضا میں باطل ہو گیا تو اس کے علوم اور ادراکات اور خوشیوں اور غم اور لذت اور درد کا قبول کرنا تو نہیں جاتا رہا۔ انسان واقع میں وہی چیز ہے جو علوم کو ادراک کرتی ہے اور رنج وراحت کو پاتی ہے۔ یہ صفت نہیں مرتی بلکہ موت کے باعث سے بدن پر سے اس کا تصرف اُٹھ جاتا ہے اور بدن اس کا آلہ نہیں ہوتا۔ قرآن پاک نے کفار ومشرکین مکہ کے انکار حیات بعد الموت کو ان الفاظ میں کیا ہے:

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ٥ (سورۃ المومنون: 36)

''جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (بہت بعید اور بہت) بعید ہے۔''

اس فلسفہ سے نتیجہ اخذ کرنے میں آپ سے آپ ظاہر ہے۔ سمندر میں ایک موج اُٹھی پھر اس میں گم ہوگئی پھر اسی سمندر سے موج اُٹھی گویا اگر سمندر سے دوبارہ بھی موج اُٹھ سکتی ہے تو مٹی سے پیدا ہو کر انسان مٹی میں مل جانے کے بعد دوبارہ اسی مٹی سے کیوں پیدا نہیں ہو سکتا؟ نیز مرنے کے بعد کے حالات سے متعلق اگر کچھ انسانی علم کی بنا پر کہا جا سکتا ہے تو صرف یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد دوسری زندگی ہے یا نہیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مرنے کے بعد دوسری زندگی نہیں ہے۔ انسان کے پاس تحقیق کا ایسا کوئی ذریعہ نہیں جس سے وہ دعویٰ کے طور پر کہہ سکے کہ مرنے کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں۔ پھر یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد روح کہاں چلی جاتی ہے؟ ظاہر ہے وہ تو نہیں مرتی کیونکہ روح کے متعلق سب لوگوں کا ایسا ہی عقیدہ رہا ہے۔ انسان کی موت کوئی ایسا حادثہ تو نہیں جیسے کوئی گھڑی چلتے چلتے رک جائے۔ ان سب باتوں سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ ظن غالب بھی دوبارہ زندگی پر ہے، مر کر بالکل فنا ہونے کی

طرف نہیں۔ اور یہ لوگ جو دوبارہ زندگی کا انکار کرتے ہیں تو یہ بات کسی علم کی بنا پر نہیں کہتے بلکہ ان کا دل یہ نہیں چاہتا کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہو جس میں ان سے ان کے برے اعمال کی باز پرس ہو۔ لہٰذا وہ اس کا سرے سے انکار کر دینے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں اور یہ محض ان کا وہم و گمان ہی ہوتا ہے کوئی علمی دلیل وہ اس پر کبھی پیش نہیں کر سکتے۔

## بعث بعد الموت پر قرآنی دلائل:

کفار و منکرین آخرت نے آخرت کے متعلق طرح طرح کے اعتراضات اُٹھائے جن کا منہ توڑ جواب اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے ان کو دلوایا اور ان کا قرآن مجید میں جا بجا تذکرہ موجود ہے۔

### 1۔ کفار مکہ کا اعتراض اور اثباتِ توحید سے بعث بعد الموت کی دلیل:

کفار و مشرکین مکہ نے دو اعتراضات اُٹھائے جو کہ رسالت محمدی ﷺ اور آخرت کے متعلق تھے۔ سورۂ ق کے بالکل آغاز میں اللہ نے ان اعتراضات کا نہ صرف جواب دیا بلکہ توحید باری تعالیٰ کے تذکرے سے بعث بعد الموت کو یوں واضح بھی فرمایا:

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ O قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ O بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ O اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ O (ق:03-06)

’’کہا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی بن جائیں گے (تو پھر دوبارہ اُٹھائے جائیں گے؟) یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ زمین ان کے مردہ اجسام میں سے کیا کچھ کم کرتی ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔ بلکہ جب حق ان کے پاس آیا انھوں نے اس کو جھٹلایا چنانچہ یہ لوگ ایک اُلجھی ہوئی بات میں پڑ گئے ہیں۔ کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے کس طرح اسے بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کوئی شگاف بھی نہیں ہے۔‘‘

مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں کفار مکہ کا دوسرا اعتراض یا انکار ہے جو بعد الموت سے تعلق

رکھتا ہے کہ جب انسان مر کر مٹی میں مل جائے گا تو اس کے دوبارہ جی اُٹھنے کا معاملہ عقل سے بھی بعید ہے، قیاس کے بھی اور عادت کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا ہم اسے تسلیم نہیں کرتے۔ سورۂ ق کی آیات نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کا جواب اثباتِ توحید کی دلیل سے پیش کیا ہے۔ اس آیت سے توحید کے دلائل اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے بیان کا آغاز ہوتا ہے۔ آسمان سے مراد وہ نیلگوں چھت ہے جو ہر انسان کو برہنہ آنکھ سے دیکھنے پر کروی شکل میں اپنے سر پر چھائی ہوئی نظر آتی ہے اور سورج چاند اور ننھے منے تارے اسی میں چمکتے دمکتے اور نگینوں کی طرح سجائے ہوئے نظر آتے ہیں اور کسی طاقتور دوربین کی مدد سے اوپر آسمان کی طرف نظر ڈالی جائے تو انسان حیرت کی اتھاہ گہرائیوں جا پڑتا ہے، اسے یہ سمجھ نہیں آ سکتی کہ اس کائنات کا آغاز کہاں سے ہو رہا ہے اور اس کی انتہا کہاں تک ہے۔ جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز پورے نظم وضبط کے ساتھ اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے جس میں کہیں کوئی وقفہ کوئی شگاف، وغیرہ نظر نہیں آتا اور اس سے دلیل اس بات پر لائی گئی کہ جو ذات اتنے بڑے عظیم الجثہ کارواں کو اور اس پوری کائنات کو اتنے نظم وضبط کے ساتھ چلا رہی ہے وہ بھلا اس بات پر بھی قادر نہیں کہ وہ تمہارے زمین میں ملے ہوئے جسم کے ذرات کو اکٹھا کر کے تمہارا جسم بنا دے پھر اس میں تمہاری روح ڈال کر تمہیں دوبارہ کھڑا کر دے۔

## 2۔ نباتات کی روئیدگی سے بعث بعد الموت:

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِO وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌO رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُO

(سورۃ ق: 09-11)

’’اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا جس سے ہم نے باغ اُگائے اور اناج بھی جو کاٹا جاتا ہے اور کھجوروں کے بلند وبالا درخت بھی جن پر تہ بہ تہ خوشے لگتے ہیں۔ یہ بندوں کے لیے رزق بھی ہے اور اس پانی سے ہم ایک مردہ زمین زندہ کر دیتے ہیں۔ تمہارا زمین سے دوبارہ نکلنا بھی اسی طرح ہوگا۔‘‘

سورہ ق کی ان مندرجہ بالا دو آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بارش سے نباتات کی

روئیدگی اور بعث بعدالموت پر دلیل دی ہے، جس زمین پر بارش ہوئی وہ بذات خود مٹی اور مردہ ہے اور جو پانی برسا وہ بھی بے جان تھا۔ تاہم برکت والا اس لحاظ سے تھا کہ اس نے زمین میں مل کر زمین کو مردہ سے زندہ بنا دیا اور وہ اس قابل ہوگئی کہ وہ زندہ چیزیں اُگائے اس میں جو فصلیں اور غلے پیدا کیے وہ بھی زندہ تھے۔ کیونکہ وہ بڑھتے اور پھلتے پھولتے تھے اور یہی زندگی کی علامت ہے۔ پھر کئی طرح کے درخت اور باغات اور بالخصوص کھجوروں کے اُونچے اُونچے درخت پیدا کیے ان میں زندگی موجود تھی پھر اس فصل اور ان باغات سے غلے اور میوئے اور پھل حاصل ہوئے اور یہ چیزیں بے جان تھیں۔ گویا اللہ نے مردہ چیز سے زندہ چیز کو اور زندہ چیز سے مردہ کو پھر پیدا کر دکھایا اور یہ عمل ہر وقت اور ہر آن جاری رہتا ہے۔

عرب کے اور بالخصوص مکہ اور اس کے اردگرد کے پہاڑ سخت خشک قسم کے پہاڑ ہیں جہاں کوئی ہریالی نظر نہیں آتی، شدید گرمی پڑتی ہے اور وہاں کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں کئی کئی سال بارش نہیں ہوتی لیکن جب ہوتی ہے تو وہاں بھی کچھ نہ کچھ سبزہ اُگ آتا ہے، گھاس اُگ آتی ہے، حشرات الارض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں تو یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ شاید وہاں پچھلے سال کی گھاس کی جڑیں کچھ نہ کچھ رہ گئی ہوں یا کوئی نہ کوئی زمینی کیڑا ہی کسی پناہ گاہ میں پناہ لے کر بچ گیا ہو اور بارش میں اس کی نسل پھلنے پھولنے لگی ہوگی یا کسی درخت کا بیج ہی زمین میں پڑا ہوگا اور اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہوگی اور بارش ہونے پر وہ اُگ آیا ہوگا۔ لیکن ایسے علاقے جو سخت گرم اور پتھریلے ہیں وہاں تو کسی بیج یا زمینی کیڑے کے اگلی بارش کے موسم تک زندہ رہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ آخر ایسے علاقوں میں حشرات الارض یا نباتات کہاں سے پیدا ہو جاتے ہیں پھر اگر اللہ تعالیٰ نباتات اور حشرات الارض کے بیج کے بغیر بھی یہ چیزیں برآمد کرسکتا ہے تو یقیناً ہزار ہا برس کے مرے ہوئے زمین میں ملے ہوئے انسانوں کو بھی نکال سکتا ہے۔

اختتام حیات کے دوسرے مرحلہ کا بیان درج ذیل ہے:

## 2 کائنات کا اختتام ـــــــ قیامت:

اسلامی عقائد دقیانوسیت کی نشانی نہیں ہیں بلکہ وہ حد درجہ علمی و عقلی ہیں جن کی صداقت

پر نظام کائنات گواہ ہے۔ چنانچہ اسلامی عقائد اور تعلیمات کی تصدیق و تائید جدید ترین انکشافات کے ذریعے مسلسل ہو رہی ہے جو اس بات کا واضح اور ناقابل تردید علمی و سائنٹفک ثبوت ہے کہ پوری کائنات اسی علیم و خبیر اور لازوال ہستی کی پیدا کردہ ہے جس نے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے ذریعے ایک بے نظیر اور معجزانہ کتاب بھیجی، جو اس کائنات کے ایسے رازوں پر مشتمل ہے جن کو چودہ سو سال پہلے کوئی بھی انسان نہیں جانتا تھا اور ان رازوں میں سے ایک راز سورج کی موت اور وقوعِ قیامت کا نظارا ہے۔ چنانچہ قرآن عظیم میں سورج اور ستاروں کی طبعی موت کی پیش گوئی واضح انداز میں مذکور ہے۔ اب چودہ سو سال بعد جدید سائنس اور اس کے انکشافات نے ہو بہو وہی مفہوم بیان کر کے اسلامی عقائد و تعلیمات کی صحت و صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے اور اسلام کے تینوں عقائد (توحید، رسالت، یومِ آخرت) علم و عقل کی روشنی میں صحیح ثابت ہوتے ہیں اور الحاد و مادہ پرستی کی تردید ہوتی ہے۔ چنانچہ ان قرآنی حقائق کے ملاحظے سے ثابت ہوتا ہے کہ

(i) یہ کائنات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ اس کا خالق اور رب بھی ہے جو اس کائنات کے تمام اسرارِ سربستہ سے واقف ہے اور یہی خدائے ذوالجلال ہے۔

(ii) خالق کائنات نے اپنی تخلیقات کے اندرونی رازوں کی نقاب کشائی کرتے ہوئے انھیں اپنی کتاب حکمت میں چودہ سو سال پہلے ہی محفوظ کر دیا تھا جن کی تصدیق و تائید انکشافات جدیدہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔

(iii) قرآن عظیم جس ہستی پر نازل ہوا وہ اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں، جنہوں نے کلام الٰہی کو بے کم و کاست انسانوں کے سامنے پیش کیا اور انھوں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی بلکہ جو کچھ بھی کہا وحی الٰہی کی بدولت کہا۔ اس بات کا ثبوت سورۃ النجم میں اللہ نے یوں فرمایا ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىO اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىO (سورۃ النجم: 03-04)

''اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔''

اس اعتبار سے توحید، رسالت اور یوم آخرت کے اثبات کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا بھی سائنٹفک نقطہ نظر سے ثابت ہوتا ہے۔ نیز اس بحث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے

کہ یہ عالمِ رنگ و بوایک زبردست اسکیم اور پوری منصوبہ بندی کے تحت وجود میں آئی ہے اور ایک مکمل پلان کے تحت جاری وساری ہے۔ چنانچہ اختتام حیات (قیامت) کے اس مرحلہ میں سورج کی طبعی موت پر جووقوعِ قیامت کی ایک واضح علامت ہے، جدید ترین سائنسی تحقیقات کا ایک جائزہ پیش کیا جائے گا اور پھر قرآن وحدیث کے ابدی حقائق سے ان کی تشریحات کو پیش کیا جائے گا، جس سے یہ بات واضح ہوگی کہ ان سب (سائنسی اکتشافات اور قرآن وحدیث) کی تال اور سر ایک ہی ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ سائنس اپنے اکتشافات کو ثابت کرنے میں قرآن کی محتاج ہے تو غلط نہ ہوگا۔

## 1۔ کائنات کے خاتمہ کا سائنسی تصور

ماہرینِ فلکیات کائنات کے خاتمہ کے بارے میں دو قسم کے تصورات رکھتے ہیں: ایک گروہ کا کہنا ہے کہ تمام اجرام فلکی ایک دوسرے کی طرف کھنچنے لگیں گے حتیٰ کہ وہ آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہوجائیں گے اور یوں کائنات معدوم ہوجائے گی۔ دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ اجرام فلکی پھیلتے پھیلتے ایک دوسرے سے ہٹتے ہٹتے تھم جائیں گے اور ٹھنڈے ہوکر معدوم ہوجائیں گے۔ گویا دونوں گروہ اس بات پر متفق ہیں کہ کائنات فنا ہوجائے گی۔

اوّل الذکر گروہ جو کائنات کے پاش پاش ہوکر معدوم ہوجانے کا قائل ہے، اس کا کہنا ہے کہ اس وقت تمام اجرام فلکی ایک دوسرے سے دور ہٹ رہے ہیں یعنی کائنات پھیل رہی ہے مگر پھیلاؤ کا یہ عمل بالآخر رک جائے گا اور تمام اجرام فلکی ایک دوسرے کی جانب کھنچنے لگیں گے اور آپس میں ٹکرا کر تباہ ہوجائیں گے اور کائنات آگ کے بڑے گولے میں تبدیل ہوجائے گی۔ مؤخر الذکر گروہ کا کہنا ہے کہ کائنات کے پھیلنے کا عمل جاری رہے گا حتیٰ کہ ایک دن تمام ستارے اور کہکشائیں جل بجھیں گی اور کائنات اجرام فلکی کی راکھ کا ڈھیر بن کر رہ جائے گی۔

موجودہ دور میں کائنات کے خاتمہ سے متعلق سائنس دانوں کا ایک جدید نظریہ سامنے آیا ہے، جس کے مطابق کائنات کا انجام نہ تو پِس جانا ہے اور نہ ہی پھیلتے پھیلتے تھم کر ختم ہوجانا ہے بلکہ اس نظریہ کے مطابق کائنات پھیلتے پھیلتے سست رفتار ہوجائے گی اور بالآخر ایک مقام آئے گا جسے مقامِ قرار کا نام دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ قیامت کا مفہوم بھی تھم جانا یا رک جانا ہے۔

## 2۔ کائنات کا انجام ـــــ سائنسی تصورات:

کائنات کے انجام کے مندرجہ ذیل محرکات ہو سکتے ہیں:

الف۔ کائنات کی حراری موت ب۔ کہکشاں (گلیکسی) کے مرکز سے تباہی

ج۔ سورج کی موت

### الف۔ کائنات کی حراری موت

حرکیات حرارت کا دوسرا قانون (سیکنڈ لا آف تھرموڈائنامکس) کہا جاتا ہے۔ چنانچہ طبیعاتی نظر سے اس قانون کی رو سے بھی کائنات کا اختتام یقینی نظر آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس رفتار سے ہماری کائنات میں حرارت کی تقسیم ہو رہی ہے اس کے نتیجہ میں ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے جب اس کائنات کے تمام مظاہر یکساں درجہ حرارت پر پہنچ جائیں گے، اس وقت کائنات کی کوئی بھی چیز نہ گرم رہے گی نہ ہی سرد اور یہ درجہ حرارت اس قدر کم ہوگا کہ جاندار اشیاء کا زندہ رہنا ممکن نہ رہے گا۔ اِس وقت کائنات میں کچھ گرم اور کچھ سرد مقامات ہیں۔ مثلاً سورج یا دوسرے ستارے اپنی حرارت چھوڑ رہے ہیں اور زمین یا دوسرے سیارے اسے حاصل کر رہے ہیں۔ اربوں سال کے بعد ایسا وقت آ سکتا ہے کہ تمام ستارے اپنی حرارت ختم کر چکے ہوں اور مردہ ہو گئے ہوں تو کائنات میں پھر ہر چیز کا ایک ہی درجہ حرارت (Temperature) ہوگا پھر ایسی کائنات میں وقت (Time) کے کوئی معنی نہ ہوں گے۔ کیونکہ ایسی کائنات میں یا پھر مادے کی حالت میں کوئی بھی چیز پہلے، درمیان اور بعد کے تصور میں تفریق نہ کر سکے گی۔ ایسی کائنات محض سیاہ شگافوں، مردہ ستاروں، مردہ نیوٹران ستاروں، مردہ سفید بونے ستاروں پر مشتمل ہوگی اور ٹھنڈے ٹکڑے (Cold Bits) برقی مقناطیسی ٹھنڈی شعاعوں کے سمندر میں تیر رہے ہوں گے، جو تقریباً 5 درجہ سنٹی گریڈ پر ہوگا۔ کائنات کی اس طرح کی موت کو حراری یا حرارتی موت (Heat Death) کہا گیا ہے۔

### ب۔ کہکشاں کے مرکز سے تباہی:

سورج کے تباہ ہونے سے دنیا تباہ ہوگی اور جس طرح سورج یا نظام شمسی کی موت ہوگی

اسی طرح باقی ہزاروں لاکھوں نظاموں کی موت ہوگی۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ایسے تباہ کن عمل نظام شمسی سے باہر کسی دوسری کہکشاں میں بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی زوردار دھماکہ کسی کہکشاں کے مرکز میں ہوسکتا ہے جس سے بے پناہ توانائی خارج ہو۔ ایسا دھماکہ جس کے نتیجہ میں زنجیری عمل (Chain reactions) شروع ہو سکتے ہیں جن میں بہت تھوڑے عرصے میں لاکھوں کی تعداد میں ستارے ملیا میٹ ہو جائیں اور جن کی تونائی اتنی زیادہ ہو کہ وہ زمین کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں اور اسے تباہ کر دیں۔ لیکن یہ ایک غیر معقول دلیل بھی ہوسکتی ہے۔ چونکہ زمین ہماری گلیکسی کے مرکز سے تقریباً 30000 نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ اگر بالفرض ستاروں کی تباہی سے خارج ہونے والی حرارت زمین تک پہنچ بھی جائے تو اتنی کم ہوگی کہ محسوس بھی نہ ہوگی۔ لیکن ذرا تصور کیا جائے کہ ہمارے نظام شمسی کے سورج جتنے بڑے لاکھوں ستارے تباہ ہو جائیں تو ان کی خارج شدہ مجموعی توانائی ہمارے سورج کی اس توانائی کے برابر ہوگی جو کہ وہ موجودہ شرح سے 20 ٹریلین سالوں میں دے گا اور پھر اس میں سے ہماری زمین کے حصے میں جو توانائی آئے گی وہ اس توانائی کے برابر ہوگی جو سورج ہمیں 10 سالوں میں دے گا اگر ستاروں کو تباہ ہونے میں اتنا عرصہ لگ جائے تو پھر ان لاکھوں ستاروں کی تباہی سے کوئی قابل اندیشہ یا سنجیدہ تباہی نہ ہوگی۔ تاہم یہ بات یقینی تصور کی جاتی ہے کہ ان ستاروں کی تباہی یک دم ہو جائے گی یا چند دنوں میں ہوگی یا چند ہفتوں یا مہینوں میں ہو جائے گی۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے کہ ہماری کہکشاں کسی دوسری کہکشاں سے ٹکرا جائے جس سے ستاروں میں تباہی پھیل جائے۔ یہ بھی اسی صورت ممکن ہے کہ ایک گلیکسی جس میں مادہ (Matter) ہو کسی ایسی گلیکسی سے ٹکرا جائے جس میں مادے کی ضد (Antimatter) ہو۔ لیکن اب تک کی ایسی کوئی مشاہداتی شہادتیں نہیں ملی ہیں جس سے ثابت ہو کہ کوئی گلیکسی مادے کی ضد والا وجود رکھتی ہے۔ لیکن قوانین قدرت (law of nature) کہتے ہیں کہ ان کا بھی وجود ہونا چاہیے۔ اگر ایسی دو Galaxies میں ایسا تصادم ہوتا ہے تو وہ دونوں کے مرکزی حصوں کے ٹکراؤ سے ہوگا۔ چونکہ کہکشاؤں کے مرکز میں ستاروں کا اکٹھ زیادہ ہے بمقابلہ اس حصے کے جو زمین کی طرف ہے۔ فرض کریں ایسا تصادم آج یا کل ہو جائے اور ان ستاروں کی موت 2 ستارے فی منٹ کے حساب سے ہو تو پھر ہماری زمین ہر

سکینڈ میں اس توانائی کا دس گنا وصول کرے گی جو وہ اب سورج سے لیتی ہے۔ اگر ایسے عظیم واقعات کائنات میں ہو بھی جائیں تو زمین کے رہنے والوں کو اس کا علم آئندہ 30000 ہزار سال تک قطعاً نہیں ہوگا۔ چونکہ ان تصادموں سے نکلنے والی روشنی زمین تک پہنچنے میں اتنا وقت لے گی اور یہ صرف ایک فلیش (Flash) کی صورت میں ہوگی یا نوری چمک ہوگی جو دکھائی دے اور اس سے تمام آسمان ایک دم روشن ہو جائے۔ یہ چمک یا فلیش 10 سورجوں کی روشنی کے برابر ہو تو پھر ہماری زمین شدید شعاع کے اثر سے نیست و نابود ہو جائے گی۔ اس لیے کہ یہ شعاع ایکسرے اور کائناتی شعاعوں پر مشتمل ہوگی۔ نظریاتی اور مشاہداتی طور پر یہ شہادت مضبوط ہے کہ کہکشاؤں کے مابین تصادم ہوگا خاص کر گھنے ستاروں والی کہکشاؤں کے مابین۔ ماہرین فلکیات ورگو (Virgo) میں ستاروں کے جھرمٹ کی مثال دیتے ہیں جو ہم سے 40 ملین سال دور ہے اور اس میں 2500 کہکشائیں موجود ہیں۔

## ج۔ سورج کی موت:

سائنسی نقطہ نظر سے ہمارے سورج جیسے ستارے بھی جیتے اور مرتے ہیں۔ اس کائنات میں اربوں کہکشائیں موجود ہیں۔ ہماری کہکشاں میں ہمارے سورج جیسے تقریباً ایک کھرب ستارے موجود ہیں۔ کہکشاؤں اور ستاروں کی یہ تعداد محیر العقول ضرور ہے مگر یہ افسانہ نہیں ہے۔ سورج کے بطن میں ڈیڑھ سے دو کروڑ ڈگری درجہ حرارت پایا جاتا ہے اور اس زبردست تپش کی بدولت اس کی ہائیڈروجن گیس مسلسل جلتے ہوئے ایک عنصر ہیلیم میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے جو جلنے کے قابل نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت راکھ کی طرح ہے جو کسی چیز کے جلنے کے بعد باقی رہ جاتی ہے۔ سورج درحقیقت ایک چراغ کی طرح ہے جس کا ایندھن ہائیڈروجن گیس ہے۔ سورج کی روشنی اور اس کی حرارت اسی کے جلنے کی بدولت پیدا ہوتی ہے اور جب یہ ایندھن ختم ہو جائے گا تو چراغ بھی بجھ جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ اس کا سارا ایندھن ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہو کر رہے گا تب وہ بالکل سرد اور بے جان ہو کر ایک طرف لڑھک جائے گا اور یہ اس کی موت ہوگی۔ سائنس کی اصطلاح میں ایسے ٹھنڈے یا مردہ ستارے کو سفید بونا یا white dwarf کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے سورج درحقیقت ایک بہت بڑا تھرمل پلانٹ ہے جو انسان کی خدمت کر رہا ہے اور

اسے ایک آنے والے دن کی خبر بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ دنیا کے سب سے بڑے دائرالمعارف انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں اس حقیقت کا اعتراف اس طرح موجود ہے:

> Nature evolution of the sun is expected to be similar to that of other stars. Eventually all hydrogen will be burned up and nuclear reaction involving helium and heavier atoms will take over. This will change chemical Composition of the Sun, as a result, the sun will increase in heat and thus turn into a red giant. Computations and evolutionary experts predict that in a few times 10 years. the sun will reach the red giant finally, when all nuclear energy sources are used up, the sun will pass its last evolutionary stage, that is, it will become a white dwarf, a small radius star.

''سورج کے مستقبل کا ارتقا بھی اسی طرح متوقع ہے جس طرح عام ستاروں کا ہوتا ہے۔ آخر کار پوری ہائیڈروجن جل کر ختم ہو جائے گی اور ہیلیم اور دیگر وزنی جوہروں کا کلیائی تعامل شروع ہو جائے گا۔ اس کے نتیجے میں سورج کی کیمیائی ساخت بدل جائے گی اور اس کی حرارت میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس طرح وہ ایک سرخ دیو بن جائے گا۔ ارتقائی اعداد و شمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورج کو اس حالت تک پہنچنے کے لیے ایک ارب سال درکار ہوں گے۔ آخر کار یہ کلیائی توانائی کے سارے ذرائع ختم ہو جائیں گے۔ تو سورج اپنی آخری منزل تک پہنچ کر یہ سفید بونا بن جائے گا۔ یعنی ایک چھوٹے دائرے والا ستارہ۔''

چونکہ سورج نظام شمسی کا میر کارواں ہے اس کی فنا سے تمام نظام شمسی تباہ ہو جائے گا۔ سائنس دانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سورج ابھی نوجوان ستارہ ہے اور اس کا رنگ زرد ہے۔ جب یہ موت کے قریب ہوگا تو اس کا رنگ سرخ ہو جائے گا اور اس کے لیے سرخ ضخیم ستارہ (Red giant star) کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب یہ اپنا تمام جلنے والا ایندھن ختم کر چکا ہوگا۔ اس کے بعد یہ قریب المرگ مراحل میں سے گزرتا ہوا طویل مدت کے

بعد سفید صغیر ستارہ (White Dwarf) بن جائے گا۔ اس کے بعد جو اس کی صورت ہو گی اسے نیوٹران ستارہ (Neutron star) کہا گیا ہے۔ نیوٹران ستارہ ایک نہایت ہی جامد اور چھوٹا ستارہ ہوتا ہے اور یہ کلی طور پر نیوٹران پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کا نصف قطر 10 کلومیٹر تک ہوسکتا ہے۔ سفید صغیر ستارہ ایک قریب المرگ ستارہ ہوتا ہے جس کا قطر یا جسامت زمین کے برابر ہوتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ نیوٹران سٹار کے بعد کچھ مدت بعد یہ سیاہ صغیر ستارہ (Black dwarf star) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ مرحلہ درحقیقت سفید صغیر ستارے کا اختتام ہوتا ہے اور اس وقت سورج کی روشنی بالکل ختم ہو جائے گی۔ یعنی قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق:

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ o (سورۃ التکویر: 01)

''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔''

جب سورج بے نور ہو جائے گا۔ بالآخر بلیک ہول بن جائے گا۔

آخر میں ایک بار پھر سورج کی موت کے مراحل ملاحظہ فرمائیں:

(i) موجودہ سورج (زرد رنگ) (ii) سرخ رنگ

(iii) سفید صغیر ستارہ (iv) سیاہ صغیر ستارہ

(v) بلیک ہول (سیاہ شگاف) یہ مرحلہ ستارے کا مقبرہ ہوتا ہے۔

## 3۔ وقوعِ قیامت کے عظیم قرآنی انکشافات:

اللہ رب العزت نے وقوع کائنات کی کیفیات کا مجمل و مفصل تذکرہ قرآن عظیم میں مختلف مقامات پر فرمایا ہے۔ مختصراً وقوعِ قیامت کی کیفیات کو از روئے قرآن تین مراحل میں یہاں بیان کیا جائے گا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

### ا۔ نفخہ صور کا تذکرہ:

سورۃ طٰہٰ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

يَوۡمَ يُنۡفَخُ فِي الصُّوۡرِ وَنَحۡشُرُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ زُرۡقًا o (سورۃ طٰہٰ:102)

''جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گنہگاروں کو اکٹھا کریں گے اور اُن کی آنکھیں

نیلی نیلی ہوں گی۔''

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے نفخہ صور کی حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک گاؤں والے نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ صور کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ مراد یہ کہ سینگ کی طرح کی کوئی چیز ہے جس میں فرشتے کی پھونک مارنے کا پوری دنیا پر یہ اثر ہوگا کہ سب مردے زندہ ہو کر کھڑے جائیں گے۔ اس صور کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔''

سورۃ الانبیاء میں ارشاد ربانی ہے:

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء:103)

''ان کو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

آیتِ مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے یوں بیان فرمایا ہے:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فزع اکبر سے مراد صور کا نفخہ ثانیہ ہے، جس سے سب مردے زندہ ہو کر حساب کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ بعض نے نفخہ اولیٰ کو فزع اکبر قرار دیا ہے۔ ابن عربی کا قول ہے کہ نفخات تین ہوں گے پہلا نفخہ ، نفخہ فزع ہوگا جس سے ساری دنیا کے لوگ گھبرا جائیں گے اسی کو یہاں فزعِ اکبر کہا گیا ہے۔ دوسرا نفخہ ، نفخہ صعق ہوگا جس سے سب مر جائیں گے اور فنا ہو جائیں گے۔ تیسرا نفخہ ، نفخہ بعث ہوگا جس سے سب مردے زندہ ہو جائیں گے۔ تاہم آیت قرآن اور احادیث سے ثبوت دو ہی نفخوں کا ملتا ہے۔''

## ب۔ پہاڑ اور زمین و آسمان کی کیفیات:

وقوع قیامت کے وقت پہاڑ اور زمین و آسمان کی کیفیات کا تذکرہ قرآن نے مختلف

مقامات پر مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔اس حوالے سے آیاتِ مبارکہ درج ذیل ہیں۔سورۂ مزمل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌ ۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا ○ (سورۃ المزمل:18)

''(اور) جس سے آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ اس کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔''

سورۂ مزمل میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ وَكَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا ○ (المزمل:14)

''جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے بھربھرے (گویا) ریت کے ٹیلے ہو جائیں۔''

اس آیتِ مبارکہ کی وضاحت مولانا مودودیؒ نے یوں بیان فرمائی:

''چونکہ اس وقت پہاڑوں کو باندھ کر رکھنے والی کشش ختم ہو جائے گی۔اس لیے پہلے تو وہ باریک بھربھری ریت کے ٹیلے بن جائیں گے۔ پھر جو زلزلہ زمین کو ہلا رہا ہو گا۔اس کی وجہ سے یہ ریت بکھر جائے گی۔اور ساری زمین چٹیل میدان بن جائے گی۔''

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ نے تیسیر القرآن میں سورۂ مزمل کی مندرجہ بالا آیات کی وضاحت یوں بیان فرمائی ہے:

''یعنی آج تو پہاڑوں کی جڑیں زمین کے اندر دور نیچے تک مضبوط جمی ہوئی ہیں۔مگر قیامت کے دن پہاڑوں کی یہ گرفت ڈھیلی پڑ جائے گی۔ زمین میں بھی بھونچال آئیں گے اور پہاڑ بھی لرزنے لگیں گے۔نتیجہ یہ ہو گا کہ پہاڑوں کے پتھر ایک دوسرے کے اُوپر گر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور ریت کے ایسے نرم تودے بن جائیں گے کہ پاؤں ان کے اندر دھنسنے لگیں گے اور اگر تھوڑی سی ریت اٹھا کر ان کے اوپر رکھی جائے تو وہ سب پھسل پھسل کر نیچے آ رہے۔(واضح رہے کہ کثیبا میں ک حرف تشبیہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ کثیب کے مادہ ک ث ب میں شامل ہے اور کثیب بمعنی ریت کا لمبا چوڑا ٹیلہ ہے)۔''

ج۔ سورۃ المعارج میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ (سورۃ المعارج: 09-08)

''جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسے پگھلا ہوا تانبا اور پہاڑ (ایسے) جیسے (دھنکی ہوئی) رنگین اُون۔''

مُهْل کہتے ہیں پگھلی ہوئی دھات کو، تانبا ہو یا چاندی ہو۔ اس کا دوسرا معنی تیل کی تلچھٹ بھی ہے۔ اس روز آسمان کے مختلف رنگ ہوں گے۔ اس کے رنگوں کے اختلاف کو مختلف مقامات پر مختلف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ الْعِهْن: وہ اون جو مختلف رنگوں سے رنگی ہوئی ہو۔ اَلصُّوْفُ الْمَصْبُوْغُ اَلْوانًا۔ کیونکہ پہاڑوں کے رنگ گونا گوں ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو عِهْن سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سورۃ الحاقہ میں وقوعِ قیامت کے وقت زمین و آسمان کی کیفیات کا تذکرہ اللہ رب العزت نے یوں فرمایا ہے:

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ (سورۃ الحاقہ: 13-16)

''تو جب صور میں ایک (بار) پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لیے جائیں گے۔ پھر ایک بار ہی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے تو اس روز ہو پڑنے والی (یعنی قیامت) ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔''

تفسیر ابن کثیرؒ میں مندجہ بالا آیات مبارکہ میں وضاحت یوں بیان کی گئی ہے:

''قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہو رہا ہے جس میں سب سے پہلے گھبراہٹ پیدا کرنے والی چیز صور کا پھونکا جانا ہے، جس سے سب کے دل دہل جائیں گے۔ پھر نفخ پھونکا جائے گا، جس سے تمام زمین و آسمان کی مخلوق بے ہوش ہو جائے گی۔ مگر

جسے اللہ چاہے۔ پھر صور پھونکا جائے گا، جس کی آواز سے تمام مخلوق اپنے رب کے سامنے کھڑی ہو جائے گی۔ یہاں پہلے اسی نفخ کا بیان ہے۔"

سورۃ الزلزال میں زمین کی تباہی کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَاO وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَاO وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَاO (سورۃ الزلزال:01-03)

"جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟۔"

مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ نے تیسیر القرآن میں آیات بالا کی وضاحت یوں فرمائی ہے:

"زمین پر لگا تار زلزلے آئیں گے اور یہ علاقائی قسم کے نہیں ہوں گے بلکہ پوری زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ان مسلسل اور متواتر زلزلوں کی وجہ سے زمین میں کوئی نشیب وفراز باقی نہ رہے گا اور ایسے زلزلے نفخہ صور ثانی کے وقت آئیں گے۔ نفخہ صور اوّل کے وقت جو زلزلہ آئے گا اس سے قیامت برپا ہوگی اور سب جاندار مخلوق مرجائے گی۔نفخہ صور ثانی کے وقت شدید زلزلوں سے زمین کے نشیب و فراز ختم کر کے اسے ہموار اور چٹیل میدان بنا دیا جائے گا۔ دریاؤں، پہاڑوں، سمندروں اور غرض یہ کہ ہر چیز کو ختم کر دیا جائے گا۔جس سے اس زمین کی ہیئت ہی بدل جائے گی، پھر اس پر میدان محشر قائم ہوگا۔"

### د۔ نظامِ شمسی کا انہدام اور وقوعِ قیامت:

سورج چونکہ تمام نظام شمسی کا روح رواں ہے۔ لہٰذا سورج کی موت تمام نظام شمسی کا انہدام ہوگا۔سورج کی پیدائش اور موت کی یہ پوری داستان جس کو دنیائے سائنس نے بیسویں صدی میں دریافت کیا ہے، اس کا انکشاف قرآن عظیم کے ذریعے روز اول ہی میں ایک علمی پیش گوئی کے طور پر اس طرح کیا گیا تھا۔سورۃ تکویر میں ارشاد خداوندی ہے:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْO وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْO (سورۃ التکویر:01-02)

"جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔"

مندرجہ بالا آیات کی تفسیر معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے یوں فرمائی ہے:

''تکویر سے مشتق ہے اس کے معنی بے نور ہونے کے بھی آتے ہیں اور اس کے معنی ڈال دینے اور پھینک دینے کے بھی آتے ہیں۔ اس سے مراد یہ کہ آفتاب کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا جس کی گرمی سے سارا سمندر آگ بن جائے گا اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہوسکتا ہے کہ اوّل آفتاب کو بے نور کر دیا جائے گا پھر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔''

سورۃ الانفطار میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْO (سورۃ الانفطار:02)

''اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔''

تیسیر القرآن میں وقوعِ قیامت کے وقت ستاروں کی اس جھڑنے کی کیفیت کو مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ نے یوں واضح کیا ہے:

''انْتَثَرَتْ، نثر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی چیز سے جھڑ کر پراگندہ ہو جائے اور انتثار ناک جھاڑنے کو کہتے ہیں یعنی جس طرح ناک کی رطوبت کے اجزا نہایت بے ترتیبی سے جھڑ کر زمین پر اِدھر اُدھر پڑ جاتے ہیں بس یہی اس لفظ کا معنی ہے۔ نیز واضح رہے کہ یہ لفظ صرف غیر جاندار چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ستاروں کی آپس میں باہمی کشش ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ نہایت بے ترتیبی سے اِدھر اُدھر گر پڑیں گے۔''

## حاصل کلام:

وقوع قیامت کے متعلق چند سائنسی حقائق اور متعدد آیاتِ قرآن کو پیش کیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ سورج کے فنا ہونے کے بارے میں سائنس کے جو نظریات ہیں وہ وہی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ قرآن حکیم کے مطابق اور سائنس بھی کہتی ہے کہ سورج بے نور ہو جائے گا۔ لہٰذا سورج کی موت کے بارے میں سائنسی نظریات قرآن کے ارشادات سے بالکل مطابقت رکھتے ہیں۔ ایک بات تو واضح ہے کہ سورج کہ فنا ہونے سے نظام شمسی تباہ ہو جائے گا اور

عین ممکن ہے کہ نظام شمسی کے انہدام سے کائنات کے باقی حصوں میں بھی انہدام کا Process شروع ہو جائے جو قیامت کا پیش خیمہ ہو۔ تاہم اگر نظام شمسی کی تباہی قیامت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی تو پھر کوئی انسان سورج کی موت یا نظام شمسی کی موت کے آتش بازی جیسے نظارے کو قطعاً نہیں دیکھ سکے گا۔ لیکن یہ حتمی بات ہے کہ سورج آخر میں بے نور ہو جائے گا۔ تاہم مستقبل کا علم سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

(تمت بالخیر، الحمدللہ)

## مصادر و مراجع


1۔ کیلانی، مولانا، عبدالرحمٰن، تفسیر القرآن، مکتبہ السلام، 1432ھ

2۔ ابنِ کثیر، ابوالفدا، عمادالدین، تفسیر القرآن العظیم، مکتبہ دارالسلام، الریاض، 1998

3۔ الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن، ج3، ضیا القرآن پبلی کیشنز، س ن

4۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ج8

5۔ مودودی، ابوالاعلی، مولانا، تفہیم القرآن، ج6

6۔ عبدالوکیل، ابوعلی، اسلام سائنس اور مسلمان، نومبر 2009

7۔ فضل کریم، پروفیسر ڈاکٹر، کائنات اور اسکا انجام، 2004، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور

8۔ مخدوم زادہ، ابو محمد، اسلام کے سائنسی انکشافات، مشتاق بک کارنر لاہور


### نوٹ

سلسلہ وار مضمون ''سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت'' کی تکمیل اور آخری قسط کی طوالت کی وجہ سے، دوسرے سلسلہ وار مضمون ''اسلام میں اخلاقیات کی اہمیت و افادیت'' کی قسط اس شمارے میں شامل نہیں ہو سکی۔ (ادارہ)

# انجمن اقوام متحدہ (UNO)، اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) اور غزہ کے محصور مظلوم فلسطینی عوام کا مستقبل؟

ابوفیصل محمد منظور انور

7 اکتوبر 2023ء سے امریکی اور بعض مغربی ممالک کی اشیر باد سے اسرائیل نے فلسطین کے شہروں پر بمباری کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور فلسطینیوں کا بڑی بے دردی کے ساتھ خون بہایا جا رہا ہے۔ اسرائیل پوری عسکری قوت کے ساتھ حماس کو کچلنے اور مکمل طور پر ختم کرنے کا ارادہ کر کے فلسطینی شہروں ہسپتالوں سکولوں اور شہری آبادیوں کو نشانہ بنا چکا ہے۔ ایک سال میں تقریباً پچاس ہزار فلسطینی اسرائیلی فوج کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تعداد عورتیں اور بچے ہیں اور ایک لاکھ کے لگ بھگ زخمی ہو چکے ہیں اور دو ملین سے زائد افراد کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا جو اپنے گھروں سے دربدر کھلے آسمان کی چھتری تلے زندگی گزار رہے ہیں۔ مگر یو این او کی سلامتی کونسل اس وسیع پیمانے کی خونریزی کو امریکہ کی طرف سے ویٹو پاور کے استعمال کی وجہ سے روکنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ آئے روز سینکڑوں نہتے فلسطینی شہری اسرائیلی فورسز کی ظالمانہ کارروائیوں کے نتیجے میں مارے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کوئی مؤثر کارروائی کرنے کی بجائے بیان بازی اور زبانی جمع خرچ کرنے میں مصروف شاید آخری فلسطینی بچے کی موت واقع ہونے کی منتظر ہے۔ موجودہ حالات کو بہتر بنانے اور قیام امن کے لئے اب تک جتنی قراردادیں پیش کی گئی ہیں امریکہ نے سب کو ویٹو کر کے ناکام بنا دیا ہے۔ انجمن اقوام متحدہ اور مسلم ممالک کی تنظیم 'او آئی سی' (Organisation of Islamic Cooperation)

کی عدم دلچسپی، چشم پوشی اور دانستہ غفلت کے باعث اس سلگتے ہوئے مسئلے پر خطے میں کسی نئی عالمی جنگ کا خطرہ ہے جس سے ساری دنیا کا امن تباہ و برباد ہو جائے گا۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ایجنسی UNRWA نے کہا ہے کہ اسرائیلی سنائپر نے مغربی کنارے میں اقوام متحدہ کے کارکن سفیان جابر عابد جواد کو شمالی مغربی کنارے کے فارع کیمپ میں گھر کی چھت سے گولی چلا کر ہلاک کر دیا ہے اور یہ ایک دہائی سے زائد عرصے میں فلسطینی سرزمین پر مارا جانے والا پہلا ملازم ہے۔ اقوام متحدہ کے اس کارکن کے قتل نے امریکی حکومت کے دوہرے معیار کو ظاہر کر دیا ہے۔ مقبوضہ علاقے میں یو این آر ڈبلیو اے کے ڈائریکٹر رولینڈ فریڈرک نے کہا ہے کہ اس نے شمالی مغربی کنارے میں کئی ہفتوں سے طویل اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ شہری انفراسٹرکچر بشمول پانی اور بجلی کے نیٹ ورکس کو تباہ کر دیا گیا ہے اور کمیونٹیز کی بنیادی سپلائیز تک غیر یقینی رسائی ہے۔ UNRWA کو خدمات معطل کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ جواد کی موت غزہ میں اقوام متحدہ کے زیر انتظام پناہ گاہ پر اسرائیلی حملے میں مارے گئے UNRWA کے چھ دیگر عملے کے علاوہ ہے۔ یہ ایجنسی کے لیے سب سے زیادہ مرنے والوں کی تعداد تھی۔

فلسطین ریڈ کریسنٹ سوسائٹی کا کہنا ہے کہ اس کی ٹیمیں غزہ کے 11,000 خاندانوں کو خوراک پہنچانے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ خصوصاً شمالی حصہ جہاں خوراک کی انتہائی قلت ہے۔ اسرائیلی فورسز نے اہم سرحدی گزرگاہوں کو سیل کرنا جاری رکھا ہوا ہے، جس سے انسانی امداد اور انتہائی ضروری ایندھن کے داخلے کو روکا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے طاقتور اتحادیوں کو فلسطینی عوام کے لیے انصاف کے حصول کے لیے اقدام کرنا ہوں گے جو اسرائیلی فورسز کے ہاتھوں بے گناہ قتل کیے جا رہے ہیں۔ دنیا کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اسرائیلی فوج وسطی غزہ میں آپریشن کو وسعت دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ طارق ابوعزوم نے دیرالبلاح، غزہ سے رپورٹنگ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آج صبح سے ہی فلسطینیوں کا قتل عام نہیں رکا۔ غزہ کی پٹی کے شمال میں وسیع پیمانے پر بمباری کی گئی ہے، جہاں فوج بغیر کسی وارننگ کے رہائشی چوکوں کو تباہ کر رہی ہے، خاص طور پر غزہ شہر کے زیتون محلے۔ فوج ان تمام علاقوں میں اپنے آپریشن کو وسعت دینے کی کوشش کر رہی ہے جو نیٹزارم کوریڈور سے ملحق ہیں۔ غزہ کے وسطی علاقوں میں نصیرات پناہ گزین کیمپ

کے علاقہ پر اسرائیلی فوج نے شدید گولہ باری کی ہے۔لیکن رفح میں لڑائی اب بھی جاری ہے۔رفح کو زیادہ تر اسرائیلی لڑاکا طیاروں اور توپ خانے کے یونٹوں نے تباہ کر دیا ہے۔فوج اس کے پانی کے کنوؤں، تعلیمی سہولیات، یونیورسٹیوں اور انخلا کی تمام پناہ گاہوں کو تباہ کر رہی ہے جنہیں فلسطینی حملہ سے پہلے استعمال کر رہے تھے۔

ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے کچھ منتخب صحافیوں کو جنوبی غزہ کے جنگ زدہ شہر رفح کے ایک علاقے کا دورہ کرایا۔جبکہ اسکورٹ ٹور کے نامہ نگاران مخصوص علاقوں کے علاوہ شہر کے دوسرے حصوں کا دورہ کرنے سے قاصر تھے۔اسرائیل نے بین الاقوامی صحافیوں کو آزادانہ طور پر غزہ میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔رفح کا ضلع تال السلطان اسرائیل کے حملے کے بعد تباہی کا منظر تھا۔ ملبے کے بڑے بڑے ڈھیر کی سڑکوں پر قطاریں لگ گئیں۔اپارٹمنٹ کی عمارتوں کے چند بکھرے ہوئے کنکریٹ کے ڈھانچے اب بھی کھڑے تھے۔ایک بار جب اسرائیل کے نامزد کردہ 'محفوظ' زون کے بعد، فوجی مئی میں رفح میں چلے گئے اور تقریباً 1.4 ملین فلسطینیوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا، جن میں رفح کے رہائشی اور غزہ کے دوسرے حصوں سے پناہ لینے والے لاکھوں افراد بھی شامل ہیں جو اب جنوبی اور وسطی غزہ کے ارد گرد منتشر ہیں۔جنوبی غزہ کے خان یونس میں بے گھر لوگوں کو پناہ دینے والے خیمے پر اسرائیلی حملے میں متعدد فلسطینی ہلاک اور دیگر زخمی ہو گئے۔وفا نیوز ایجنسی نے غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی کے حوالے سے بتایا ہے کہ یہ حملہ العطار کے علاقے میں ہوا ہے۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے غزہ پر تباہ کن جنگ ختم کرنے کے لیے امریکا کو اسرائیل پر دباؤ بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔انتونیو گوتریس نے الجزیرہ کے ساتھ ایک انٹرویو میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی غزہ جیسے بڑے تنازعات کو حل کرنے میں ناکامی پر بھی تنقید کی۔انھوں نے عالمی طاقتوں کو قوموں اور تحریکوں کو استثناء کے ساتھ کام کرنے کے قابل بنانے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔انتونیو گوتریس نے بین الاقوامی عدالت انصاف کے اس فیصلے کا بھی حوالہ دیا کہ مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم پر اسرائیلی قبضہ غیر قانونی ہے اور ان علاقوں کو آزاد فلسطینی ریاست کے حصے کے ساتھ ختم ہونا چاہیے۔۔قطر یونیورسٹی میں بین الاقوامی امور کے پروفیسر حسن براری کا کہنا ہے امریکہ اسرائیل کو فلسطینیوں کی نسل کشی کے قابل بنا رہا ہے۔غزہ پر اسرائیل کے حملے کو روکنے کی بات آنے پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی کسی بھی چیز پر

اتفاق رائے تک پہنچنے میں ناکامی اسے غیر فعال، مفلوج قرار دے رہی ہے۔اقوام متحدہ کے سربراہ گوتیریس کی طرف سے جنہوں نے الجزیرہ کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ امریکہ کو اسرائیل پر اپنی جنگ ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا چاہیے۔حزب اللہ نے اسرائیل کی خونریز جنگ کے دوران غزہ میں فلسطینیوں کی حمایت کرنے کے وعدے کے ساتھ اکتوبر 2023ء سے جوابی حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس طرح مشرقِ وسطیٰ میں وسیع تر تنازع کے پھوٹ پڑنے کا خدشہ پیدا کر دیا ہے۔ اسرائیل اور لبنان کے درمیان آخری بار 2006ء میں مکمل جنگ ہوئی تھی۔ اسرائیل نے لبنان کو دھمکی دی ہے کہ اگر حزب اللہ کے ساتھ نئی جنگ چھڑ گئی تو اس کے نتیجے میں لبنان پتھر کے دور میں واپس آ جائے گا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد 28 جون 1919ء میں جب لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی گئی تھی تو اس وقت روس کے کیمونسٹ رہنما لینن نے اپنے تاریخی جملے میں لیگ آف نیشنز کو ''چوروں کا باورچی خانہ'' کہا تھا اس کے الفاظ وقت کے ساتھ صحیح ثابت ہوئے۔ امریکہ اور دیگر بڑی طاقتوں کو ایک ایسے اسٹیج کی ضرورت تھی جس میں وہ اپنی مرضی کے ڈرامے سجا کر کمزور ممالک کو مزید بے دست و پا کر کے اپنی اجارہ داری قائم کر سکیں لیگ آف نیشنز کی ناکامی اور دنیا میں وسیع پیمانے پر تباہی اور دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد فروری 1945ء کو سان فرانسسکو میں انجمن اقوام متحدہ 'یو این او' کا قیام عمل میں لایا گیا بظاہر اس کا مقصد دنیا میں قیام امن کی ضمانت کی فراہمی تھی مگر اس کے درپردہ سامراجی بڑی طاقتوں کی اجارہ داری قائم کرنا مقصود تھا۔اس ادارے کی تشکیل کے ساتھ ہی پانچ بڑی طاقتوں کو ویٹو پاور کا اختیار دے کر ناانصافی کا آغاز کر دیا گیا گویا کہ یہ دنیا میں غریب اور مفلوک الحال قوموں اور غریب ممالک کے وسائل پر قبضے جمانے کی ابتدا تھی۔ عالمی لٹیرے اس ادارے میں بیٹھ کر دنیا کے وسائل پر قبضہ جمانے کی سازشیں اور اپنے اپنے مفادات کی نگرانی کرنے لگے رفتہ رفتہ دنیا میں امن وامان قائم کرنے کی اصل غرض وغایت ختم ہو گئی بڑی طاقتوں نے اپنی اجارہ داری قائم کر کے اسے اپنی باندی بنا لیا اور من مرضی کے فیصلے صادر کرنے شروع کر دیے۔ نتیجے میں دنیا کا امن وامان تہ وبالا ہو گیا۔اس ادارے کے نام پر بڑی بے دردی کے ساتھ کمزور ممالک کے لاکھوں بے گناہ افراد قتل کیے جا رہے ہیں اور ان کے وسائل کی بندر بانٹ کی جا رہی ہے احتجاج کرنے والے ممالک کے خلاف عالمی قواعد وضوابط کی

خلاف ورزی کا بہانہ تراش کر انھیں نشان عبرت بنایا جا رہا ہے مگر بڑی طاقتیں اور ان کے بغل بچے ہمیشہ سے محفوظ چلے آ رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر اور فلسطین جو کہ دراصل برطانیہ اور امریکہ ہی کے پیدا کردہ ہیں چونکہ ان کا تعلق اسلامی ممالک کے ساتھ ہے اس لئے یہ برسوں سے حل طلب ہیں اور یو این بھی اس پر خاموش تماشائی کا کردار نباہتے ہوئے ڈنگ ٹپاؤ پالیسی پر گامزن ہے۔ پاکستان کے علاقے کشمیر پر ابھی تک تقریباً 80 ہزار مربع میل علاقہ گزشتہ سات عشروں سے بھارت کے ناجائز قبضہ میں ہے۔ اس عالمی تنازع پر یو این او کی منظور شدہ قراردادیں سیکرٹری یو این او کی میز پر ردی کی ٹوکری کی طرح پڑی کسی بڑے تصادم کی منتظر ہیں۔

امریکی پالیسی سازوں نے اسرائیل کی خوشنودی کی خاطر اس کی جائز ناجائز حمایت کرنے اور اس کے خلاف کسی بھی قسم کی کاروائی کو ناکام بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ صرف یو این او میں پیش کردہ قراردادوں کا حشر نشر جو امریکی سامراج نے کیا اسے دیکھ کر شاید شیطان کی روح بھی شرما جائے۔ اسرائیل کے حق میں امریکی ویٹو پاور کے استعمال کی تاریخ پوری دنیا کے مہذب ممالک کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ 1972ء سے اب تک فلسطینیوں کے حق میں جتنی بھی قراردادیں لائی گئیں انھیں امریکہ ویٹو کرتا چلا آ رہا ہے۔ اسرائیل دنیا بھر میں واحد ملک ہے جس کے خلاف سب سے زیادہ قراردادیں پیش کی گئی ہیں مگر ہر بار اسے امریکی چھتری نے تحفظ فراہم کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل کے پاس 260 ایٹم بم بھی موجود ہیں مگر اسرائیل ایسے نام نہاد امن دشمن ملک کے سامنے امریکہ اور اس کے حواری ممالک ہمیشہ بھیگی بلی بنے اس کی حمایت پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔ ان ملکوں کی نگاہ میں ایٹمی طاقت اسرائیل نہتے فلسطین کے مقابلے میں پرامن ہے اور وہ اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے جب کہ مظلوم فلسطینی مسلمانوں کو اس حق سے محروم رکھنا مغرب اور اس کے اتحادیوں کا منشور ہے۔ غزہ میں برپا جنگ کے واقعات کو سامنے رکھیں تو صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ جنگ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے فلسطینیوں پر مسلط کی گئی ہے جو 1967ء سے جاری ہے۔ حال ہی میں امریکہ نے اسرائیلی فورسز کو 20 ارب ڈالرز کا اسلحہ بارود جس میں لڑاکا طیارے میزائل اور دیگر حربی سامان شامل ہے، دے کر اس جنگ کو مزید طول دینے اور عالمی امن و امان کو تباہ و برباد کرنے کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سے یہ بات سچ دکھائی دیتی

ہے کہ دنیا بھر میں دہشت گردی کو فروغ دینے کا باعث امریکہ اور اسرائیل اور بھارت ہیں۔ کسی ایک یہودی کا قتل ہوتا ہے تو لادین مغربی لابی متحرک ہو جاتی ہے اور اس کا بدلہ لیا جاتا ہے مگر خون مسلم کی ارزانی دیکھیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ غزہ میں ہزاروں معصوم افراد بمباری میں ہلاک کیے جا چکے ہیں۔ سوشل میڈیا پر روح فرسا مناظر بھی بے ضمیر دنیا کی آنکھیں نہیں کھول سکے۔ اقوام عالم کو ایسی ویٹو پاور کو جو مظلوموں کو انصاف دلانے کی راہ میں رکاوٹ ہو، فوری طور پر ختم کرنے کے لیے جنرل اسمبلی میں اصلاحات لانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ دنیا سے ظلم اور جبر کا نظام ختم ہو سکے اور مظلوم اقوام کو انصاف مل سکے اور اقوام عالم امن اور چین کے ساتھ رہ سکیں۔

مسلم دنیا کی اپنی تنظیم او آئی سی کا شرمناک کردار بھی اس سے مختلف نہیں، جو اپنے اہم سلگتے ہوئے مسائل سے دانستہ چشم پوشی کیے بیٹھے ہیں۔ او آئی سی کے غزہ میں محصور، مظلوم نہتے فلسطینیوں پر مظالم اور ان کی نسل کشی کے بارے میں نومبر 2023ء اور بعد ازاں منعقدہ کئی اجلاسوں کی کارکردگی نے امت مسلمہ اور فلسطینیوں کو انتہائی حد تک مایوس کیا۔ جس میں فلسطینیوں کی حمایت اور اسرائیل کے خلاف کارروائی کی نوبت ہی نہ آئی البتہ یہ تمام اجلاس نشستن گفتن برخاستن تک محدود رہے اور اراکین او آئی سی حسب سابق زبانی جمع خرچ کرنے اور ڈنگ ٹپاؤ پالیسیوں پر جمے رہے۔ یہاں تک کہ اسرائیل سے سفارتی سیاسی اور معاشی بائیکاٹ کرنے پر بھی اتفاق نہ کر سکے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مسلم دنیا آپس کے اختلافات فوری طور پر ختم کر کے اپنی تنظیم کو بہتر بنائے اور اپنے فیصلے اس نام نہاد انجمن اقوام متحدہ میں لے جا کر اغیار کے سامنے ذلیل و خوار ہونے سے بچ کر خود سے حل کریں۔ نہیں تو ان کو یہودیت اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے کے تحت ایک ایک کر کے ہڑپ کر لے گی۔

اسرائیل کے مغربی کنارے پر قتل عام کے سلسلے کو ایک سال ہونے کو ہے مگر مسلم ممالک کی طرف سے عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ یہ مسلم ممالک کے حکمرانوں کی بے حسی اور منافقت کی شرمناک مثال ہے۔ اسرائیل امریکی حمایت کے ساتھ اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر تیزی سے عمل پیرا ہے۔ جبکہ فلسطینی تنہا بیت المقدس کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اسرائیل بمباری سے غزہ کا 80 فیصد حصہ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ پانی، خوراک، انسانی جان بچانے والی

ادویات اور دیگر ضروریات زندگی کی اشیاء کی شدید ترین قلت کے باعث محصور فلسطینی مر رہے ہیں۔سکول مساجد اور پناہ گزین کیمپوں پر اسرائیل وحشیانہ بمباری کر رہا ہے۔اس وقت اہل غزہ تاریخ کے بدترین مظالم برداشت کر کے اپنے وجود کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ماہ ستمبر میں اسرائیل نے ایک بہت بڑے حملے کا آغاز کر دیا ہے، جس میں سینکڑوں فلسطینیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ نیتن یاہو اور اس کے چیلے چانٹے دجالی فتنے ہیں جو دنیا میں امن کا خاتمہ کر کے فساد پھیلانا چاہتے ہیں۔ بیت اللحم میں بھی گولیاں برسائی جارہی ہیں۔زخمیوں کو لے جانے والی ایمبولینسز کو بھی روکا جارہا ہے۔ملحقہ علاقوں جنین ،طولکرم ،اور نور شمس میں بجلی کی لائنیں کاٹ دی گئیں اور انٹرنیٹ سروس بھی بند کر دی گئی ہے۔اس علاقے کو چاروں طرف سے محاصرے میں لے کر ہر قسم کی نقل وحرکت کے راستے بند کر دیے گئے ہیں۔اسرائیلی وزیر برائے قومی سلامتی اتمار بن غفیر کا حالیہ بیان ہے کہ جلد ہی مسجد اقصیٰ میں یہودی عبادت گاہ تعمیر کی جائے گی جو گریٹر اسرائیلی منصوبے کی طرف واضح اشارہ اور مسلم حکمرانوں کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔مسلم حکمرانوں کو اسرائیل کے خلاف متفقہ طور پر فوری اعلانِ جنگ کر دینا چاہیے۔اگر عملی اقدامات نہ کئے گئے تو ’’تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں‘‘ کے مصداق امت مسلمہ کوئی اور نا قابل بیان نتائج بھگتنا پڑیں گے۔کیونکہ صیہونیت ایک فسادی قوم ہے جس کی تاریخ مظالم اور جرائم سے لبریز ہے۔اگر اس وقت مسلم ممالک کوئی ٹھوس اور مثبت اقدام نہیں اٹھاتے تو پھر یہ 57 ممالک اپنی سلامتی کی خیر منائیں۔محض مزاحمتی بیانات اور نیتن یاہو کو جنگی مجرم کہہ دینے سے اسرائیلی مظالم کو روکا نہیں جا سکتا۔اس وقت تو دیکھنا ہوگا کہ کونسا مسلم حکمران کس کے ساتھ کھڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن مجید میں فرما دیا ہے:

’’ان ظالم لوگوں کی طرف نہ جھکنا، ورنہ تم بھی جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے اور اللہ کے سوا (بچانے والا) کوئی سرپرست تمہیں نہ ملے گا اور نہ ہی ملے گی (اللہ کی طرف سے) مدد بھی‘‘۔(ہود: 114)

؎ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

# انجمن خدام القرآن (رجسٹرڈ) جھنگ

## سالانہ رپورٹ

جولائی 2023ء تا جون 2024ء

موجودہ دور میں اُمت مسلمہ کی زبوں حالی کا ایک بڑا سبب قرآن مجید سے دوری ہے۔ اکابرین اُمت کی رائے میں اس کا واحد حل رجوع اِلی القرآن ہے۔ انجمن خدام القرآن رجسٹرڈ جھنگ اسی اہم مقصد کی خاطر کوشاں ہے۔ رُبع صدی کی تاریخ اسی جدوجہد سے عبارت ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کرنا اور خاص طور پر معاشرے کے تعلیم یافتہ طبقہ میں قرآن مجید کا پیغام اعلیٰ علمی سطح پر پیش کرنا اس کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ انجمن کی سرگرمیوں کے جائزے اور بہتری کے لیے مجلس عاملہ، مشاورت اور سالانہ اجلاسِ عام باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ انجمن کی سرگرمیوں کا ایک مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

## 1 دروسِ قرآن وخطابات

**ہفتہ وار ترجمۃ القرآن نشست** جامع مسجد قرآن اکیڈمی جھنگ میں ہفتہ وار ترجمۃ القرآن نشست بروز جمعۃ المبارک بوقت 11:00 تا 12:40 منعقد ہو رہی ہے جس میں سلسلہ وار ترجمۃ القرآن صدرِ انجمن جناب عبداللہ اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ سے پہلے جناب مفتی عطاء الرحمٰن صاحب 12:40 تا 01:00 منتخب حدیث کا درس دیتے ہیں۔ اس نشست میں حاضری 50 افراد کے قریب ہوتی ہے۔

**سلسلہ ہائے دروسِ قرآن مجید** انجمن کے زیر اہتمام شہر کے مختلف مقامات پر دروسِ قرآن مجید کا روزانہ، ہفتہ وار، پندرہ روزہ اور ماہانہ پروگرام کے درج ذیل سلسلے بھی جاری ہیں:

**روزانہ پروگرام** 1 جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں روزانہ بعد از نماز فجر مختصر درسِ قرآن (مدرس:

جناب عبداللہ ابراہیم صاحب) ❷ بعد از نمازِ عشاء مختصر درسِ حدیث (مدرس: جناب محمد وسیم صاحب)

**ہفتہ وار پروگرام** ❶ ہر اتوار بعد از نماز عشاء رہائش گاہ جناب حاجی صدیق شہزاد صاحب واقع محلّہ سلطان والا جھنگ صدر، (مدرّس: جناب عبدالمجید کھوکھر صاحب، ناظم اعلیٰ انجمن)

**پندرہ روزہ پروگرام** ❶ ہر مہینے کے پہلے اور تیسرے منگل، بعد نماز عشاء، رہائش گاہ جناب رانا شہباز احمد صاحب محلّہ سلطان والا جھنگ صدر، (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب) ❷ ہر مہینے کے دوسرے اور چوتھے منگل، بعد نماز عشاء، جامع مسجد عبیداللہ (گنبدوں والی مسجد) جھنگ صدر (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب) ❸ ہر مہینے کے پہلے اور تیسرے بدھ، بعد از نماز مغرب، رہائش گاہ ماسٹر اصغر علی صاحب کھوکھرا چک جھنگ صدر (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب)

**ماہانہ پروگرام** ❶ ہر مہینے کے پہلے بدھ، بعد نماز عشاء، رہائش گاہ، رانا امتیاز احمد واقع مدینہ ٹاؤن، بھکر روڈ جھنگ صدر (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب) ❷ ہر مہینے کے دوسرے جمعۃ المبارک، بعد نماز مغرب، رہائش گاہ جناب اقبال کامران صاحب واقع دارالسکینہ روڈ جھنگ صدر (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب) ❸ ہر ماہ کے دوسرے بدھ، بعد نماز مغرب، جامع مسجد بلال محلّہ احمد نگر جھنگ صدر (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب) ❹ ہر ماہ کے دوسرے جمعۃ المبارک، بعد نماز عشاء، رہائش گاہ جناب سرفراز صاحب، خاکی شاہ روڈ جھنگ صدر (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب) ❺ ہر مہینے کے تیسرے اتوار، بعد نماز مغرب، رہائش گاہ حاجی محمد منظور انور صاحب واقع سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ، (مدرّس: مفتی عطاء الرحمٰن) ❻ ہر مہینے کے پہلے پیر، بعد نماز عشاء جامع مسجد عائشہؓ محلّہ باغوالہ جھنگ صدر۔ (مدرّس: مفتی عطاء الرحمٰن) ❼ ہر مہینے کے پہلے جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء رہائش گاہ ملک منیر احمد، نور شاہ سرگودھا روڈ جھنگ سٹی (مدرّس: جناب عبداللہ اسماعیل صاحب)۔

(اب 4 نمبر پروگرام دوسرے کے بجائے تیسرے اور 7 نمبر پروگرام پہلے کے بجائے دوسرے جمعہ کو ہوتا ہے۔)

**دروس برائے خواتین** **ہفتہ وار ترجمۃ القرآن کلاس** قرآن اکیڈمی جھنگ کے خواتین ہال میں ہر بدھ کو (بوقت سہ پہر) ترجمۃ القرآن کلاس برائے خواتین منعقد ہو رہی ہے جس میں تدریس کی ذمہ داری مسز عبداللہ اسماعیل صاحبہ ادا کر رہی ہیں اور اس سے قریباً 30 خواتین استفادہ کرتی ہیں۔

**ماہانہ** ❶ قرآن اکیڈمی جھنگ کے خواتین ہال میں ہر ماہ کے پہلے بدھ (بوقت سہ پہر) خواتین کے لیے تربیتی نشست منعقد ہوتی ہے جس میں خواتین کی حاضری 50 کے قریب ہوتی ہے۔ ❷ خواتین کی دوسری ماہانہ تربیتی نشست ہر ماہ کے پہلے اتوار مدرسہ جنت القرآن للبنات سرکلر روڈ جھنگ سٹی میں منعقد

ہوتی ہے جس میں 80 تا 100 خواتین باقاعدگی سے شرکت کرتی ہیں۔

## 2 تعلیمی وتربیتی پروگرام

**25 روزہ قرآن فہمی کورس** قرآن اکیڈمی جھنگ میں پچیس روزہ قرآن فہمی کورس بعنوان ’’پھر سوئے حرم لے چل‘‘ وقفے وقفے سے منعقد کیے جاتے ہیں جس کے نصاب میں مطالعہ قرآن مجید، مطالعہ حدیث، تاریخ اسلام، کلامِ اقبال اور آسان عربی گرائمر شامل ہیں۔ اس سال سات کورس منعقد ہوئے جن میں سے دو کورس کل وقتی اور پانچ جز وقتی تھے۔ پہلا کل وقتی کورس 05 جولائی تا 23 جولائی 2023ء منعقد ہوا جس میں لکی مروت، بنوں اور میانوالی سے 11 افراد نے شرکت کی۔ دوسرا کل وقتی کورس 08 جنوری تا 31 جنوری 2024ء منعقد ہوا، جس میں چترال، سوات، ملتان وغیرہ علاقوں سے 10 افراد نے شرکت کی۔ جز وقتی کورس میں سے پہلا کورس یکم اگست تا 17 اگست 2023ء منعقد ہوا جس میں 14 افراد نے شرکت کی۔ دوسرا کورس 18 ستمبر تا 10 اکتوبر 2023ء منعقد ہوا جس میں 11 افراد نے شرکت کی۔ تیسرا کورس 27 نومبر تا 16 دسمبر 2023ء منعقد ہوا جس میں 12 افراد نے شرکت کی۔ چوتھا کورس 12 فروری تا 2 مارچ 2024ء منعقد ہوا، جس میں 11 افراد نے شرکت کی۔ پانچواں کورس 6 مئی تا 25 مئی 2024ء منعقد ہوا، جس میں 18 افراد نے شرکت کی۔ الحمدللہ اب تک 78 کورسز ہو چکے ہیں جن سے تقریباً 835 افراد استفادہ کر چکے ہیں۔

**آسان عربی کلاس** قرآن فہمی کے لیے عربی زبان سے واقفیت بھی ضروری ہے اور اس کے لیے انجمن کے زیر انتظام عربی کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن اکیڈمی میں مئی 2024ء سے آسان عربی کلاس جاری ہے جس سے 5 طلباء استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کلاس کا اختتام اکتوبر میں متوقع ہے۔ ان شاءاللہ۔

**شب بیداری** اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامع مسجد قرآن اکیڈمی جھنگ صدر میں شب بیداری کا ماہانہ تربیتی پروگرام باقاعدگی سے منعقد ہو رہا ہے۔

**ناظرہ قرآن مجید کلاس** قرآن اکیڈمی کے گردونواح کے مقامی بچے اور بچیوں کے لئے ناظرہ قرآن مجید کلاس کا سلسلہ جاری ہے۔ جس میں تقریباً 20 طلباء اور طالبات پڑھنے آتے ہیں۔

## 3 رمضان المبارک کی سرگرمیاں

**استقبالِ ماہِ رمضان پروگرام** استقبالِ ماہِ رمضان المبارک کے سلسلہ میں 25 فروری سے

10 مارچ 2024ء تک 17 مقامات پر تقاریب منعقد ہوئیں، جن سے تقریباً 500 خواتین و حضرات نے استفادہ کیا۔

**دورۂ ترجمۃ القرآن وخلاصہ قرآن** امسال ماہِ رمضان میں تراویح کے بعد دورۂ ترجمہ القرآن کے درج ذیل پروگرام منعقد ہوئے: 1 جامع مسجد عبیداللہ جھنگ صدر، مدرّس: صدرِ انجمن انجینئر عبداللہ اسماعیل صاحب، نصاب: آخری 15 پارے۔ 2 رائل مارکی دارالسکینہ روڈ، نزد ریلوے پھاٹک جھنگ صدر، مدرّس: جناب عبداللہ ابراہیم صاحب، نصاب: آخری 15 پارے۔ اور 3 جامع مسجد قرآن اکیڈمی جھنگ، مدرّس: مفتی عطاء الرحمٰن صاحب، نصاب: پہلے 15 پارے۔ علاوہ ازیں مختصر خلاصہ مضامین قرآن کے چند پروگرام بھی منعقد ہوئے۔

## 4 مکتبہ قرآن اکیڈمی جھنگ

**ماہنامہ حکمت بالغہ** الحمدللہ 'حکمت بالغہ' رسالہ ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور اہل علم کی طرف سے تحسین کے پیغامات بھی موصول ہو رہے ہیں۔ انجمن خدام القرآن جھنگ کے قیام کو پچیس سال مکمل ہونے پر حکمت بالغہ ماہِ دسمبر 2023ء میں ''انجمن جھنگ کے پچیس سال'' کے نام سے ضمیمہ کے طور پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا گیا۔

**مطبوعات** مالی سال جولائی 23 تا جون 24ء میں مکتبہ قرآن اکیڈمی جھنگ کے زیر انتظام فروخت ہونے والی کتب کی مالیت تقریباً -/102110 روپے رہی۔

## 5 متفرقات

**قرآن آڈیٹوریم** قرآن اکیڈمی جھنگ کی عمارت میں ایک وسیع آڈیٹوریم موجود ہے جس میں وقفہ وقفہ سے سیمینار کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ اس سال استقبال رمضان پروگرام کے علاوہ چند تعلیمی وتربیتی نشستوں کا انعقاد بھی کیا گیا۔

**الہدیٰ لائبریری** قرآن اکیڈمی جھنگ میں لائبریری قائم ہے جس میں تفاسیر، حدیث، سیرت اور دیگر علوم وفنون کی کتب اور آڈیو ویڈیو مواد برائے مطالعہ دستیاب ہے اور مکتبہ کی کتب اور ماہنامہ حکمت بالغہ کے تبادلہ میں 50 سے زائد رسائل وجرائد موصول ہوتے ہیں۔

**دارالمطالعہ** قرآن اکیڈمی کی بلڈنگ کی بیرونی کونے میں قائم 'دارالمطالعہ' میں دینی کتب،

اسلامی لٹریچر، کتابچے، رسائل، اخبار اور دیگر لوازمات مہیا کیے گئے ہیں اور ایک LED بھی لگا دی گئی ہے۔لوگوں کی سہولت کے لیے اس کمرہ میں AC بھی لگایا گیا ہے۔ دارالمطالعہ کے اوقات عصر تا عشاء ہیں۔

**سولر سسٹم اور نیٹ میٹرنگ** اکیڈمی میں سولر سسٹم لگا دیا گیا ہے اور نیٹ میٹرنگ ہوگئی ہے۔

**تحفظ قرآن** قرآن اکیڈمی جھنگ میں مقدس اوراق اور شہید قرآن پاک کو جمع کر کے ایک کمرے میں سٹور کرلیا جاتا ہے، پھر کسی ریسائیکلنگ فیکٹری یا معتبر ادارے کو بھجوا دیا جاتا ہے، اس سال بھی دو ٹرک روانہ کیے گئے۔

**تقسیم الکتاب** قرآن فاؤنڈیشن لاہور کی جانب سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں 700/1100 یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو قرآن مجید کا اردو ترجمہ و تفسیر 'الکتاب' کا تحفہ دیا جاتا ہے۔ جھنگ اور گرد و نواح میں یہ ذمہ داری انجمن جھنگ ادا کر رہی ہے۔ اس سال 09 طلباء نے قرآن اکیڈمی آ کر 'الکتاب' وصول کی۔

**اہل علم اور مقتدر حضرات سے رابطہ** ناظم اعلیٰ انجمن جناب عبدالمجید کھوکھر صاحب نے انجمن کے رکن شوریٰ جناب حاجی منظور انور صاحب کے ساتھ مل کر شہر کے سرکاری افسران، اہل علم حضرات، سکول اور کالجز کے اساتذہ کرام، تاجر اور پرائیویٹ اداروں میں ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں ان حضرات کو قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

**مہمانان کی آمد** قرآن اکیڈمی جھنگ کے وزٹ کے لیے اہل علم حضرات تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اس سال کے دوران دیگر مہمانوں کے علاوہ جناب ڈاکٹر رفیع الدین صاحب (شعبہ اسلامیات یونیورسٹی آف جھنگ)، پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال خان سیال صاحب (ڈائریکٹر تعمیر انسانیت لائبریری، ادارہ اسلامیہ حویلی بہادر شاہ جھنگ)، سید مکرم علی زیدی صاحب (بحریہ ٹاؤن راولپنڈی) اور محمد عبد الرحمٰن صاحب (چیف انجینئر چشمہ بیراج کندیاں) قرآن اکیڈمی جھنگ میں تشریف لائے اور اپنے تاثرات بھی قلم بند کیے۔

# یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ (ﷺ) است

عبد اللہ ابراھیم

(اس مضمون میں 20 اگست سے 20 ستمبر 2024ء تک کے نمایاں واقعات کا احاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے)

## 1 پاکستان کی سیاسی صورتحال میں گھما گھمی

حکومت اور مقتدرہ کا بڑا گروہ لمحہ موجود تک ایک صفحے پر ہے جس سے بنیادی سیاسی استحکام ہے مگر اس میں مقتدرہ کے دوسرے گروہ سے کشاکش واضح دکھائی دے رہی ہے۔ بجٹ میں مہنگائی نے عوام کے بڑے طبقات یعنی زرعی شعبہ، ملازمت پیشہ اور کاروباری لوگوں کو بددل کیا ہے سب سے بڑھ کر لوگوں کا یہ احساس کہ پی ٹی آئی کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے حکومت کی حمایت میں کمی لا رہا ہے۔ 8 ستمبر کو اسلام آباد میں احتجاج کے حوالے سے نئی قانون سازی اور غیر قانونی احتجاج پر مختلف سزاؤں سے متعلق بل بھی حکومت کے بعد صدر پاکستان نے بھی عجلت سے منظور کر لیا ہے اور اب یہ قانون بن گیا ہے۔ 8 ستمبر کو ہی اسلام آباد کے مضافات میں پی ٹی آئی کا جلسہ ہوا اور اس میں تاخیر اور اس میں کی گئی مختلف تقاریر کی وجہ سے پی ٹی آئی کے لیڈرز پر مقدمات درج کیے گئے اور 9 ستمبر کو رات گئے کئی لیڈروں کی گرفتاریاں کی گئی ہیں اور کچھ گرفتاریاں اسمبلی کے اجلاس کے بعد کی گئیں۔ گزشتہ دنوں میں سب سے نمایاں واقعہ حکومت کی جانب سے بنیادی طور پر چیف جسٹس کی مدت ملازمت میں اضافے اور بعض دوسرے معاملات کے لیے آئینی ترامیم کو منظور کروانے کی کوشش تھی کیونکہ آئینی ترامیم کے لیے دو تہائی اکثریت درکار ہوتی ہے اس لیے حکومت کو کافی بھاگ دوڑ کرنا پڑ رہی تھی اور یہ معاملات 15 ستمبر کو کافی تیز

ہو گئے جب قومی اسمبلی اور سینٹ کا اجلاس بھی بلا لیا گیا مگر حکومت کے پاس مطلوبہ اکثریت موجود نہیں تھی۔ اس سلسلہ میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی جماعت جمعیت علمائے اسلام سب سے زیادہ اہمیت اختیار کر گئی۔ حکومت نے بڑی بھاگ دوڑ کی مگر وہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو قائل کرنے میں ناکام رہی اور اسمبلیوں کے اجلاس کو ملتوی کرنا پڑا اور اس طرح حکومت کی بڑی جگ ہنسائی ہوئی۔ حکومت مطلوبہ حمایت حاصل کرنے کے لیے تمام کوششیں کر رہی ہے اور ان آئینی ترامیم میں بہت سی چیزیں بڑی متنازعہ ہیں اور اس کے لیے جلدی کی بجائے زیادہ غور و خوض کی ضرورت ہے مگر حکومت اور مقتدرہ کے پاس وقت بہت کم ہے۔ یہ ساری صورتحال کافی غلط ہے کیونکہ معاملات ابھی بھی مقتدرہ ہی چلا رہی ہے اور ان سارے معاملات میں منفی پہلو بہت واضح نظر آ رہے ہیں۔ مگر موجودہ حالات کی مذمت کے ساتھ ساتھ ماضی میں جو کچھ ایسا ہوتا رہا اس کی مذمت بھی ضروری ہے جب پچھلے ادوار میں 2014ء اور اس کے بعد مقتدرہ کے جانب سے پی ٹی آئی کی مکمل حمایت کی گئی اور ان کو فوج، فوجی ایجنسیوں اور عدلیہ کی مکمل حمایت حاصل رہی وہ بھی غلط تھا تو آج کل جو ہو رہا ہے وہ بھی غلط ہے۔ اگر ہم صرف آج ہونے والے کو غلط کہیں اور ماضی کی غلطیوں پر چپ رہیں یا چپ رہے ہوں تو شائبہ ہوگا کہ ہم صرف اپنی پسند کے سچ کو پسند کرتے ہیں۔ مقتدرہ اور سیاسی حکومت ابھی اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مزید کوششیں کریں گے تو دیکھتے ہیں کہ اب وہ کس طرح اپنی مطلوبہ ترامیم اور خاص طور پر سپریم کورٹ میں چیف جسٹس کے عہدے کو اپنے مخالف فریق کی طرف منتقل ہونے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب عوامل کسی طویل مدتی استحکام کی علامت نہیں ہیں بلکہ مقتدرہ میں بھی دھڑے بندی کو ظاہر کرتے ہیں بہر حال نئی حکومت کو چلنے دینا چاہیے تاکہ کچھ آگے کا سفر ہو۔ ہمارا بطور ملک دائروں میں سفر اور مقتدرہ قوتوں کی اپنی ہٹ دھرمیاں کافی مایوس کن ہیں۔ بطور مسلمان ہمیں لوگوں کو دین کی دعوت اور توبہ کی پکار کو تیز تر کر دینا چاہیے۔

## 2 پاکستان کی معاشی صورتحال میں بہتری کا رجحان

پاکستان کی معاشی صورتحال میں ستمبر 2023ء سے کافی استحکام چل رہا ہے۔ ڈالر 279 روپے پر مستحکم ہے اور درآمدات، برآمدات اور بیرون ملک پاکستانیوں کی ترسیلات

سے مل کر گرفت میں دکھائی دیتی ہیں۔ مہنگائی کی شرح بھی کم ہوئی ہے۔ جولائی میں بجٹ کے نئے ٹیکسوں، بجلی کی قیمتوں میں اضافے اور پٹرول کی قیمت میں وقتی اضافے سے مہنگائی کی نئی لہر آئی تھی پھر بھی اگست کی افراطِ زر کی شرح 9.6 آئی ہے جو کہ کافی بہتر ہے۔ (2023-24 میں یہ شرح 23.4 تھی)۔ گزشتہ ماہ پاکستان کی مالی صورتحال کے لیے کافی بہتر رہا۔ 12 ستمبر کو سٹیٹ بینک کی مالیاتی کمیٹی کے اجلاس میں شرح سود میں مزید دو فیصد کمی کا اعلان کیا گیا جو کہ اب 17.5 ہے اسی طرح خبر آئی کہ 25 ستمبر کو آئی ایم ایف کا ایگزیکٹو بورڈ پاکستان کے قرض کے معاملے پر غور کرے گا اور امید ہے کہ منظور کر لے گا۔ 15 ستمبر کو پٹرول کی قیمت میں 10 روپے کمی کا اعلان کیا گیا جو کہ عالمی قیمت میں کمی کی وجہ سے ہے۔ یہ سب عوامل مثبت ہیں تاہم منفی خبر یہی ہے کہ بجٹ میں اندازہ لگائی گئی ٹیکس آمدنی کو پورا کرنے میں دشواری کا سامنا ہے۔ ٹیکس وصولی کا ٹارگٹ 2 ماہ میں 99 ارب سے کم ہے اور مزید ٹیکس لگائے جانے کا واضح امکان ہے۔ ہماری معاشی صورتحال میں مثبت پہلو بھی ہیں ابھی بھی اگر مخلص لوگ میسر آ جائیں اور ان کو 5-4 سال مل جائیں تو ملک کی کایا پلٹی جا سکتی ہے۔ اصل حل تو اسلامی معاشی نظام کا نفاذ ہے مگر موجودہ استحکام کا برقرار رہنا بھی ضروری ہے۔

## 3 پاکستان میں امن وامان کی کمزور صورتحال

پاکستان میں امن وامان کی عوامی صورتحال کچھ بہتر تھی مگر گزشتہ ماہ بڑا ہولناک رہا جس میں خصوصاً بلوچستان میں عمومی دہشت گردی کے کئی منظّم واقعات ہوئے۔ سلامتی کے اداروں پر حملے تو ویسے ہی تسلسل سے جاری ہیں۔ پاکستان، ٹی ٹی پی اور بلوچوں کے نام پر ہونے والی دہشت گردی کو مکمل طور پر کچلنے میں تا حال ناکام ہے۔ پاکستان عموماً کے پی کے کے تمام واقعات کا الزام ٹی ٹی پی پر عائد کر رہا ہے اور اس کے کچھ ثبوت بھی ہیں اور بلوچستان میں حالات علاقائی محرومیوں کی آڑ / وجہ سے کمزور ہیں اور اس میں مختلف عالمی طاقتیں بھی ملوث ہیں جن کے مفادات کو سی پیک سے نقصان پہنچتا ہے اور سی پیک میں فوج کی معاشی مداخلت ان کے پروپیگنڈا کو پرفریب بناتی ہے۔ 26 اگست کو اکبر بگٹی کی برسی (26 اگست 2006ء) کے موقع پر دہشت گردی کے کئی واقعات ہوئے اور ان واقعات میں 37 سے زائد افراد جاں بحق ہوئے (بعض نے 50

بھی رپورٹ کیا) سب سے بڑا واقعہ بلوچستان کے ضلع موسیٰ خیل میں ہوا جہاں دہشت گردوں نے بین الصوبائی شاہراہ پر رکاوٹیں ڈال کر 23 لوگوں کو بسوں اور ٹرکوں سے اتار کر شناخت کے بعد قتل کر دیا اور کافی گاڑیاں بھی جلا دیں۔ قلات میں دہشت گردوں نے حملہ کر کے 4 پولیس والوں سمیت 10 افراد کو قتل کر دیا۔ ضلع بولان سے 4 افراد کی لاشیں ملی ہیں اور مستونگ کے علاقے میں تھانے پر حملہ کیا گیا۔ بولان کے علاقے میں ریلوے پل تباہ ہونے سے کوئٹہ کا رابطہ سندھ اور پنجاب سے کٹ گیا۔ سلامتی کے اداروں کی مختلف جوابی کارروائیوں میں 21 دہشت گرد ہلاک ہوئے۔ 27 اگست کو قومی سلامتی کے اداروں نے بتایا کہ تراہ کے علاقے میں 25 دہشت گردوں کو پچھلے چند دنوں میں ہلاک کیا گیا اور 4 اہلکار جاں بحق ہوئے۔ 29-28 اگست کو ڈیرہ اسماعیل خان سے ایک حاضر سروس کرنل اور اس کے دو بھائیوں کو اغوا کیا گیا مگر چند دن کے بعد رہا کروالیا گیا۔ 03 ستمبر کو کے پی کی میں ٹی ٹی پی کے ایک حملے میں پانچ سلامتی کے اہلکار اور تین عام لوگ جان بحق ہوگئے۔ 05 ستمبر کو بلوچستان میں ایک فوجی کانوائے پر حملے میں سات فوجی ہلاک اور 10 زخمی ہوگئے۔ 07 ستمبر کو کے پی کے میں ایک پولیس چوکی پر خودکش حملے میں چھ لوگ جان بحق ہوگئے جن میں چار پولیس کے اہلکار شامل تھے۔ 11 ستمبر پولیو مہم کے دوران باجوڑ ڈسٹرکٹ میں دو پولیس اہلکار حملے میں جان بحق ہوگئے۔ لکی مروت میں پولیس اہلکاروں نے اپنے مطالبات کے لیے دھرنا دیا اور یہ دھرنا ان کے مطالبات کی کافی حد تک کی منظوری کے بعد 13 ستمبر کو ختم کیا گیا۔ عوامی دہشت گردی کے واقعات سے لوگوں میں سخت غم وغصہ ہے اور ملک کی علاقائی عصبیتیں نمایاں ہو رہی ہیں۔ ہمیں ان واقعات میں ملوث لوگوں کو کچلنا ہے مگر اس مسئلے کو محض ظاہری پہلوؤں کی بجائے مکمل پس منظر اور ہماری ماضی کی غلطیوں کو مدنظر رکھ کر حل کرنا چاہئے۔ پاکستان میں حکومت نے عزم استحکام کے نام سے آپریشن کا بھی اعلان کیا ہے تاہم اکثر ایسے اقدامات کے منفی پہلو مثبت پہلوؤں سے بڑھ جاتے ہیں اس پہلو سے صورتحال کافی پریشان کن ہے۔

## 4 قادیانیوں سے متعلق کیس میں دوبارہ نظر ثانی اور سپریم کورٹ کی جانب سے متنازعہ فیصلے میں درستگی

22 اگست کو سپریم کورٹ نے مبارک ثانی کیس میں پنجاب حکومت کی دوسری نظر ثانی

کی اپیل کی سماعت کی اور اس اپیل کو منظور کر لیا اور اس طرح یہ معاملہ بالآخر اچھے طریقے سے حل ہو گیا۔ 6 فروری کو سپریم کورٹ نے مبارک ثانی کیس میں جو کہ ایک ضمانت کا کیس تھا ایسے نکات لکھ دیے جو کہ رائج قانون سے متصادم تھے اور جس سے دینی لوگوں میں درعمل پیدا ہوا اس پر نظر ثانی کا فیصلہ 24 جولائی کو آیا اور اس میں بھی دو پیراگراف پر علماء کو اعتراض تھا اور اس سے بڑے ردعمل اور احتجاج کی فضا پیدا ہو رہی تھی۔ پنجاب حکومت نے دوسری نظر ثانی کی اپیل کی اور 22 اگست کی سماعت میں بعض بڑے علماء جن میں جسٹس تقی عثمانی اور مولانا فضل الرحمٰن بھی شامل تھے، نے پیش ہو کر دلائل اور گزارشات رکھیں اور سپریم کورٹ نے فیصلے کی 2 متنازعہ شقوں کو حذف کر کے بالآخر معاملے کو بخوبی نمٹا دیا۔ پاکستان کے آئین میں اس گئے گزرے دور میں بھی کچھ اسلامی دفعات موجود ہیں جو کہ دنیا میں رائج قانون سے مختلف ہیں۔ سپریم کورٹ کو اس معاملہ میں بہت محتاط ہونا چاہیے اور محض دنیا میں رائج الوقت پرفریب قانون کے مطابق بے دھیانی سے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ اعتراض اور احتجاج کے بعد فیصلے میں تبدیلی کوئی اچھا تاثر نہیں ڈالتی۔

## 5 آئین پاکستان کے تحت قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے 50 سال مکمل

07 ستمبر 1974ء کو ایک عوامی تحریک کے ذریعے اور اسمبلی میں طویل بحث و مباحثے کے بعد پاکستان کے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا (کیونکہ وہ قرآن و سنت اور اجماعِ اُمت سے ثابت عقیدۂ ختم نبوت کو تسلیم نہیں کرتے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کو سچ مانتے ہیں)۔ اس حوالے سے 07 ستمبر 2024ء کو اس واقعے کے 50 سال مکمل ہونے پر یومِ فتح کے طور منایا گیا اور متعدد تقریبات کے علاوہ لاہور میں مینارِ پاکستان کے مقام پر ایک بڑا جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں بڑی دینی شخصیات اور جماعتوں اور عوام کے ایک جم غفیر نے شرکت کی اور اس کے حوالے سے تشکر کا اظہار کیا گیا۔ چونکہ 22 اگست کو سپریم کورٹ نے بھی ایک متنازع معاملے میں اپنے فیصلے میں بہتری کر لی تھی تو یہ موقع اس لحاظ سے اور زیادہ اہم اور مثبت ہو گیا تھا۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم پاکستان کے آئین میں درج شدہ اسلامی دفعات کو قائم رکھ سکیں اور مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کو یقینی بنا سکیں۔

## 6 امریکہ میں صدارتی انتخابات اور پہلا صدارتی مباحثہ

امریکہ میں صدارتی انتخابات میں دو مہینے سے بھی کم وقت رہ گیا ہے اور ریپبلکن امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ اور ڈیموکریٹ امیدوار کمالا ہیرس کے درمیان سخت مقابلہ متوقع ہے۔ 10 ستمبر کو دونوں امیدواروں کے درمیان پہلا صدارتی مباحثہ ہوا اور اس میں ناقدین کے مطابق کمالا ہیرس کا پلہ بھاری رہا تاہم دونوں طرف سے غیر مصدقہ اور جھوٹے دعوے بھی کیے گئے۔ اسی طرح 16 ستمبر کو خبر آئی کہ ٹرمپ پر ایک اور قاتلانہ حملے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ صورتحال حیران کن ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ سوشل میڈیا اور اس کی جھوٹی خبروں کے اثرات صرف پاکستان میں نہیں بلکہ امریکہ جیسا ملک بھی سوشل میڈیا کے ذریعے جھوٹی خبروں اور جذبات اُبھارنے والی باتوں کا شکار ہو رہا ہے اور لوگ جذباتی ہو کر انتہائی اقدامات کر رہے ہیں۔ فی الحال تازہ سروے کے مطابق کمالا ہیرس کو ٹرمپ پر چار فیصد کی معمولی برتری حاصل ہے۔ میڈیا عمومی طور پر کمالہ ہیرس کی حمایت کر رہا ہے مگر سفید فام امریکی ڈونلڈ ٹرمپ کی حمایت کر رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ یہ معاملہ کس کی فتح پر ختم ہوتا ہے۔

## 7 افغانستان کی تازہ صورتحال

20 اگست کو افغان وزارتِ خارجہ نے پاکستانی نمائندہ خصوصی آصف درانی کے بیان کی مذمت کی، جس میں انہوں نے افغانستان سے امریکہ میں نائن الیون کی طرح کے ایک اور حملے کا امکان ظاہر کیا۔ ☆ 21 اگست کو افغان حکومت نے اقوامِ متحدہ کے ایک اہلکار رچرڈ بینیٹ پر طالبان مخالف پروپیگنڈا کے الزام میں افغانستان میں داخلے پر پابندی عائد کر دی۔ ☆ 21 اگست کو افغان اور متحدہ عرب امارات دونوں کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا کہ امارات میں متعین ہونے والے افغان سفیر جلد ہی صدر کو اپنی اسناد پیش کریں گے۔ گویا وہ طالبان افغان کے سفیر کو تسلیم کرتے ہیں۔ ☆ 22 اگست کو افغان صوبے ننگر ہار میں بارودی سرنگ دھماکے میں 6 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔ ☆ افغان حکام کا کہنا ہے کہ صوبہ بدخشاں میں واخان سے چین کی سرحد تک سڑک کی تعمیر کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے۔ افغان حکام اور چینی سفیر سمیت سفارتی نمائندوں کے ایک مشترکہ وفد نے سرحدی علاقے کا دورہ کیا ہے، افغان حکام کا کہنا ہے کہ واخان کوریڈور

سے افغانستان اور چین کے درمیان براہ راست تجارت شروع ہوجائے گی۔☆10 ستمبر کو اقوام متحدہ نے بتایا کہ طالبان نے اپنے مخالفین پر حملہ کر کے کم سے کم چار لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

## 8 غزہ میں اسرائیلی جارحیت کا تسلسل اور جنگ کا پھیلاؤ

غزہ میں اسرائیلی جارحیت کو اب 340 سے زائد دن ہو گئے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ مفاہمتی قوتوں کی طرف سے جنگ بندی کی کوششیں ابھی تک بے سود ہیں غزہ میں اب تک 41 ہزار سے زائد لوگ شہید ہو چکے ہیں اور اس سے دوگنا تعداد (95 ہزار سے زائد) زخمیوں کی ہے اور 10 ہزار سے زائد لاپتہ ہیں۔

مسلمان بطور امت اور بحیثیت قوم کسی بھی کردار کو ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ غزہ کے لوگوں تک خوراک تک کی صحیح رسائی ممکن نہیں ہو پا رہی۔ اسماعیل ھنیہ کی شہادت کے بعد حماس نے یحیٰی سنوار کو سربراہ مقرر کرنے کا اعلان کیا جو کہ بظاہر غزہ میں ہی مقیم ہیں۔ اسرائیل کے حملے بدستور جاری ہیں اور وہ براہ راست پناہ گاہوں (سکولوں اور مسجدوں) کو نشانہ بنا رہا ہے اور بار بار لوگوں کو فوری طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے احکامات جاری کر رہا ہے۔ غزہ کو مسمار اور دو حصوں میں تقسیم کرنے کے واضح ارادے نظر آتے ہیں۔ اور امدادی کارروائیوں کو روکا جا رہا ہے۔ مگر پورے غزہ کو تباہ کرنے کے بعد اور قبضہ کرنے کے بعد بھی اسرائیل کو مطلوبہ اہداف حاصل نہیں ہو رہے۔ 07 ستمبر کو تل ابیب اور اسرائیل کے دوسرے شہروں میں یرغمالیوں کی رہائی اور جنگ بندی کے حوالے سے بہت بڑے بڑے مظاہرے ہوئے۔ اسرائیلی میڈیا نے ان کو پانچ لاکھ اور غیر جانبدار میڈیا نے ساڑھے سات لاکھ لوگ قرار دیا اور یہ لوگ یرغمالیوں کی رہائی اور موجودہ پالیسیوں کے حوالے سے نیتن یاہو کی حکومت پر تنقید کر رہے ہیں اس حوالے سے اب امریکہ کا بھی دباؤ ہے اور اسرائیل کا داخلی دباؤ بھی ہے تو شاید کوئی جنگ بندی کی راہ ہموار ہو سکے۔ 13 ستمبر کو یحیٰی سنوار نے حزب اللہ کے سربراہ جناب نصر اللہ کو خط لکھا اور حمایت پر شکریہ ادا کیا اور اسماعیل ہانیہ کی شہادت پر تعزیت کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح 15 ستمبر کو یحیٰی سنوار نے یمن کے حوثی سردار عبدالمالک الحوتی کو بھی خط لکھا اور غزہ والوں کی حمایت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اسی ہفتے میں یمن کے حوثیوں نے اسرائیل پر ایک میزائل سے حملہ کیا جو کہ اسرائیل کی دفاعی شیلڈ کو توڑ کر

اسرائیل میں گرا جس سے مالی نقصان ہوا اور لوگ زخمی بھی ہوئے۔ 17 ستمبر کو اسرائیل نے حزب اللہ کے لوگوں کے زیر استعمال پیجر ڈیوائس کے ذریعے بیک وقت لوگوں پر حملے کیے اور ان کی ڈیوائس کسی طریقے سے پھٹ گئی جس سے آٹھ لوگوں کی شہادت اور ڈھائی ہزار سے زیادہ لوگوں کی مبینہ زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ اسرائیل نے اپنی پیشکش کو دہرایا ہے کہ وہ حماس کے سربراہ یحیٰی سنوار کو اور ان کے خاندان کو محفوظ راستہ دینے کے لیے تیار ہے۔ صرف ایران، حزب اللہ اور یمنی حوثی ہی کھل کر غزہ کے لوگوں کی مدد کر رہے ہیں اور اس طرح ان لوگوں کو ایک اخلاقی برتری حاصل ہوگئی ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ایک دجل یا علاقائی سیاست ہو مگر فی الحال اس بات کو تسلیم نہ کرنا زیادتی ہوگا۔ اتنے مشکل حالات میں بھی اسلامی مزاحمتی قوتوں کا جہاد جاری رکھنا، غیر مشروط جنگ بندی سے انکار اور دستیاب وسائل کے ساتھ جمے رہنا اور اسرائیلی فوج کو نقصان پہنچاتے رہنا کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔ تاہم یہ معجزہ مسلمان عوام اور خصوصاً حکمران طبقات کی بے حسی پر حجت بھی ہے۔ اللہ ہمیں فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ جانی، مالی اور ہر طرح کا تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ صورتحال نہایت پریشان کن اور اگلی بڑی جنگوں کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتی ہے۔

## 8 عالمی بساط پر ساہوکار کی تبدیلی اور متعلقہ ٹکراؤ کے آثار

دنیا میں عالمی غلبے کے لئے لڑائیاں (روس یوکرائن، غزہ) اور تنازعات (شمالی کوریا، تائیوان وغیرہ) جاری ہیں اور دنیا واضح طور پر بائی پولر اور شطرنج کی بساط کی طرح دکھائی دے رہی ہے۔ سونے کی قیمت پھر بڑھ رہی ہے اور ایک ماہ میں 10 فیصد بڑھ چکی ہے اور اب تقریباً 2600 ڈالر فی اونس پر ہے جو کہ غیر یقینی کی صورتحال کو ظاہر کرتی ہے۔ بنیادی مقابلہ معیشت کے میدان میں ہو رہا ہے۔ امریکہ اپنی بحری طاقت کو خطرناک حد تک مشرق وسطیٰ میں اکٹھا کر رہا ہے جس سے حالات کی سنگینی کا اندازہ ہوتا ہے۔ برکس کا ڈالر کی اہمیت کو کم کرنے اور بطور عالمی کرنسی اس کو رد کرنے کا منصوبہ آگے بڑھ رہا ہے۔ چینی یوآن کا عالمی تجارت میں استعمال بڑھ گیا ہے اور اب وہ یورو کو پیچھے چھوڑنے کے بعد عالمی استعمال میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ترکی جو کہ نیٹو کا ممبر ہے، نے برکس میں باقاعدہ شامل ہونے کی بات کی ہے اور یہ معاملہ عالمی سیاست میں بڑا حیران کن ہے کہ ترکی نیٹو کا ممبر بھی ہے جو کہ امریکہ کے زیر کمان کام کر رہا ہے اور وہ (باقی برصفحہ 21)

# مطالعۂ کلامِ اقبال

انجینئر مختار فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

## فرمودۂ اقبال

### فقر — پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق 4

**15**

برنیُفتد ملّتے اندر نبَرد
تا درُو باقیست یک درویش مرد

کوئی قوم لڑائی میں مغلوب نہیں ہوتی — جب تک اس میں کوئی مردِ درویش باقی رہتا ہے

**16**

آبرُوئے ما ز استغنائے اُوست
سوزِ ما از شوقِ بے پروائے اُوست

ہماری عزت اس کے استغنا کی وجہ سے ہے — ہمارا سوز اس کی بے نیازی کے شوق سے ہے

**17**

خویشتن را اندر ایں آئینہ بِیں
تا ترُا بخشند سلطانِ مُبیں

اپنے کردار کو اس آئینے میں دیکھ — تا کہ تجھے عالمی غلبہ نصیب ہو

**18**

حکمت دیں دل نوازی ہائے فقر
قوتِ دیں بے نیازی ہائے فقر

فقر کی دل نوازیاں حکمت دین ہے — فقر کی بے نیاز ادائیں قوتِ دین ہے

---

**فرہنگ (الفاظ کے معانی)**

برنیُفتد: برافتادن سے فعل مضارع منفی کا صیغہ واحد غائب، مغلوب ہونا، نابود ہونا۔ نبرد: لڑائی، جنگ۔
ملتے: کوئی ملت، یا کوئی قوم۔ (’ے‘ کا حرف کسی اسم کے آخر میں آنے سے ایک یا کوئی کا معنی دیتا ہے)
درو: (در + اُو) اُس میں۔ باقیست: (باقی است) باقی ہے (موجود ہے)۔ خویشتن: خود، اپنا آپ۔
بیں: دیکھ (صیغہ امر)۔ ترا: (تو + را) تجھ کو۔ سلطان: غلبہ، بادشاہ۔ مبین: واضح۔

## فارسی اشعار کی تشریح

15 فقرِ حقیقی اور اختیاری کے ساتھ کوئی قوم اپنے مشن میں ناکام نہیں رہتی۔ میدانِ جنگ میں فتح وشکست عددی قوت پر نہیں بلکہ یہ فتح وشکست نظریات کے ٹکراؤ اور مقابلہ کا نتیجہ ہوتا ہے جو نظریہ 'زندہ' ہے مؤثر ہے انسانی فلاح و بہبود کا پروگرام رکھتا ہے وہ فتح یاب ہوتا ہے اور جو نظریہ انسان دشمن، اخلاق دشمن اور خدا بیزار ہوتا ہے شکست کھا جاتا ہے جب تک مسلمانوں میں کسی دور میں ایک مردِ کامل اور مردِ فقیر موجود رہا ہے انھوں نے شکست نہیں کھائی۔

16 اُمت مسلمہ کی آبرو ایسی ہی قیادت (درویش قیادت) کے استغناء سے مستعار ہوتی ہے اور مسلمانوں میں ملّی اور اسلامی جذبہ اور درد ایسی ہی قیادت کے وسائل دنیا سے مستغنی اور بے پرواہ لائف سٹائل کا ماحصل ہے۔

17 اے مسلمان (نوجوان) اپنے آپ کو اس آئینہ میں دیکھو اور اپنا محاسبہ کرو تا کہ جذبہ پیدا ہو پھر بحیثیت اُمت مسلمہ آگے بڑھو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے مسلمانوں کو عالمی غلبہ دے دے۔

18 اسی اندازِ زیست اور لائف سٹائل سے جو اگر مسلمانوں میں آج بھی عود کر آئے تو اسی سے افرادِ ملت میں صحیح سوچ، صحیح فکر، صحیح اقدار، صحیح نصب العین اور صحیح منہاج کا شعور پیدا ہوگا اور یہی جذبہ مسلمان نوجوانوں کے اجتماعی ضمیر کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ پھر یہی افرادی قوت 'حزب اللہ' بن کر دین کی طاقت بنے گی جس کا طرۂ امتیاز (قرونِ اولیٰ کا کردار اور) دنیاوی وسائل سے بے نیازی ہے۔

Vol 18 CPL No: FD 30/07
HIKMAT-E-BAALGHA
OCTOBER 2024 No 10

# فکرِ فاروقیؒ

سیکولرازم اور لبرل ازم وہ روحانی بیماری اور کیفیت ہے جو ایمان کے متضاد اور ایمان سے محروم صورت حال کو بیان کرتی ہے۔ حقیقی ایمان سے جب انسان استدراج کی کیفیت میں مبتلا ہو کر ارتداد اور واپسی کا سفر (RETREAT) کرتا ہے تو کئی مدارجِ تنزل سے سابقہ ہوتا ہے حقیقی ایمان جاتا رہتا ہے، آدمی نام کا مسلمان رہ جاتا ہے، عبادت خانہ پُری رہ جاتی ہے پھر ان عبادات کا اہتمام ختم ہو جاتا ہے، روزے بوجھ لگتے ہیں نماز وقت کا ضیاع، زکوٰۃ مالی نقصان محسوس ہوتا ہے، حج/عمرہ کی بجائے TOURISM اور مغربی ممالک کی سیر زیادہ دلکش اور دلفریب محسوس ہوتی ہے، روح مردہ ہو جاتی ہے پھر قرآن پر ایمان کمزور ہو کر ختم ہو جاتا ہے، آخرت کا احساس بھی معدوم ہو جاتا ہے، موت سے ڈر لگتا ہے، یہی دنیاوی زندگی سب کچھ نظر آتی ہے اور لباس، رشتے ناطے، شرم وحیا، حلال وحرام سب اضافی پابندیاں اور معاشرتی بندھن محسوس ہوتے ہیں حتیٰ کہ انسان مذہب سے نام کا بھی لگاؤ اور تعلق کاٹ لیتا ہے۔ ایمان سے ہٹ کر شرک، منافقت، بے عملی، ذہنی آوارگی، ارتداد ان سب مراحل سے گزر کر آخری مرحلہ مذہب سے کوئی ظاہری اور نام کی نسبت باقی نہ رہے تو یہ کیفیت سیکولرازم اور لبرل ازم کی ہے۔ ایسا انسان فی الحقیقت اپنی سوچ اور نفسیات، رویوں اور طرزِ عمل میں حیوان بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر ہوتا ہے کہ اس سے غلط سے غلط کام کا ارتکاب غیر متوقع نہیں ہوتا۔ آج ہمارے معاشرے میں بہت سارے لوگ ذہناً اس لکیر کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ مذہبی رسومات، انسانی روایات، معاشرتی رواج اور انسانی رویوں سے تہی دست انسان حیوان بلکہ اس سے بھی بدتر درندہ (BEAST) بن جاتا ہے۔ ایسے انسان نما حیوان ہی عصرِ حاضر کی مغربی ملٹی نیشنلز کی تہذیب کا حاصل ہیں۔ (رح ب نومبر 2018ء)